تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں جانبِ طیبہ سب کے سفینے چلیں

نغماتِ اختر

المعروف

سفینۂ بخشش

مفتی محمد اختر رضا خان

قادری ازہری بریلوی مدظلہ العالی

اختر بریلوی

جمعیت [illegible] رضائے مصطفیٰ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نغماتِ اختر

المعروف

سفینۂ بخشش

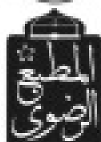
کلام

قاضی القضاۃ فی الہند مفتی **محمد اختر رضا خان** قادری ازہری

اختر بریلوی

پیشکش

ناشر



جمعیت رضائے مصطفیٰ کراچی

0334-3247192 0321-2578663

نام کتاب	نغمات اختر المعروف سفینۂ بخشش
کلام	تاج الشریعہ حضرت العلام مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری اختر بریلوی
تاریخ اشاعت	ربیع الاول 1431ھ/فروری 2010ء
پیشکش	جمعیت رضائے مصطفیٰ، کراچی حنیفہ مسجد، جمشید روڈ، کراچی
طابع	المطبع الرضوی 0334-3247192 0321-2578663
ملنے کا پتہ	کھتری مسجد، پی آئی بی کالونی، کراچی

www.alahazrat.net

☆ عرض ناشر ☆

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے۔ دین وسنیت کی خدمت ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ آپ جامع الصفات شخصیت ہیں، بیک وقت تصنیف وتالیف، وعظ وتقریر، بیعت و ارشاد، افتاء وتدریس میں مشغول رہتے ہیں۔ آپ کی ۴۰ر سے زائد تصانیف آپ کے فضل وکمال کی شاہد ہیں۔

جمعیت رضائے مصطفیٰ اب تک حضور تاج الشریعہ کی تصانیف ہجرت رسول ﷺ، برکات الامداد لاھل الاستمداد (تعریب) ازہر الفتاویٰ (انگریزی) اور سفینۂ بخشش (نعتیہ دیوان) شائع کرچکی ہے۔

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا شعروشاعری کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ آپ کا کلام سیدی اعلیٰ حضرت کے کلام بے مثال کا عکس

جمیل ہے۔ جمعیت نے اس سے قبل ١٤٢٦ھ میں آپ کا دیوان شائع کیا تھا۔ اب دوبارہ نئی ترتیب و اضافے کے ساتھ ''سفینۂ بخشش'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس ایڈیشن میں ۲ رنئی منقبتیں ایک عربی ''المفتی العظام'' اور ایک اردو ''تحسین رضا ہے'' اور بعض اشعار بھی نئے شامل ہیں جو پچھلے ایڈیشن میں شامل نہیں تھے۔ نیز ترتیب بھی دوبارہ کی گئی ہے تمام عربی کلام ابتداء میں پھر اردو کلام نعتیں پھر مناقب، صلوٰۃ سلام، غزلیں، قطعات پھر دیگر کلام ہیں۔

ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کتابت وغیرہ کی اغلاط نہ ہوں اس سلسلے میں ہم نے ۴ رمختلف نسخوں سے موازنہ کیا ہے، پہلا نسخہ مکتبۂ سنی دنیا بریلی شریف (١٤٠٧ھ)، دوسرا برکاتی پبلشرز کراچی، تیسرا جمعیت رضائے مصطفیٰ کراچی (١٤٢٦ھ) چوتھا رضا اکیڈمی ممبئی (١٤٢٧ھ)

کئی مرتبہ علمائے کرام سے پروف ریڈنگ کرائی ہے لیکن پھر بھی غلطی ممکن ہے۔قارئین سے التماس ہے کہ اگر کوئی غلطی پائیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔

یقیناً پاکٹ سائز کتاب کلام اور صاحب کلام کے شایان شان تو نہیں ہے لیکن ضرورتاً ایسا کیا جارہا ہے ان شاء اللہ عنقریب اسے بڑے سائز میں شائع کیا جائے گا۔

آخر میں خصوصی طور پر اس مجموعہ کیلئے معاونت فرمانے والے تمام احباب کا شکر گزار ہوں۔اللہ تعالیٰ جمعیت کے تمام معاونین کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

جمعیت رضائے مصطفیٰ، کراچی

۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

☆ عرض عزیزی ☆

یہ "نغمات اختر" کا چوتھا ایڈیشن ہے لیکن اب اس کا نام بجائے "نغمات اختر" کے "سفینۂ بخشش" رکھ دیا گیا ہے، جو کہ تاریخی نام ہے (۱۴۰۷ھ)

حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری کے نغمات وہ روشن ستارے ہیں جو عاشقانِ مصطفٰی و نیاز مندان اولیاء کی راہِ محبت میں بھرپور راہ نمائی کرتے ہیں ان نغموں سے بصیرت بھی ملتی ہے اور نصیریت بھی اور ان سے عقیدہ و ایمان کا شبستاں ہمہ وقت جگمگ جگمگ رہتا ہے۔

لیکن یہ نغمات......نعت نبی کے گیت اور اولیائے کرام کی منقبتیں ستارے بھی ہیں اور سفینہ بھی......راستہ بھی دکھاتے ہیں اور کشتی عقیدت و الفت کو ساحل پر بھی لگاتے ہیں۔

''سفینۂ بخشش'' ایک ایسے شیوہ بیان شاعر کی دلکش نعتوں، منقبتوں، اور نظموں کا مجموعہ ہے جسے دیگر علوم وفنون کی طرح شاعری بھی ورثہ میں ملی ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ علم جس کے آستانہ کا پہر دار اور زبان جس کے گھر کی باندی ہے اور عشق مصطفیٰ ﷺ جس کی سب سے بڑی دولت ونعمت اور سرمایۂ جان وایمان ہے اور حقیقت یہ ہے، عشق سرور ہی ایمان ہے اور وہ جان ایمان ہیں۔

حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب اختؔر کے ایک ایک شعر کو پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حسن معنیٰ حسن عقیدت میں ضم ہو کر سرمدی نغموں میں ڈھل گیا ہے۔

زبان کی سلاست اور روانی، فصاحت و بلاغت، حسن کلام، طرز ادا کا بانکپن، تشبیہات واستعارات اور صنائع لفظی ومعنوی...... سب کچھ ہے۔ گویا حسن ہی حسن ہے، بہار ہی بہار ہے اور ہر نغمہ وجہ سکون وقرار

ہے۔

علامہ موصوف کے کلام میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے فکر وخیال اور تبحر علمی کی جھلک کے ساتھ ساتھ استاد زمن علامہ حسن رضا خاں حسنؔ کی رنگینی اور سحر کاری اور مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں نوریؔ کے کلام کی سادگی اور جذبہ وخلوص کی سچائی مکمل طور سے جھلکتی نظر آتی ہے۔

مخدوم گرامی وقار اختر چرخ ملت جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم النورانیہ علم وفضل کے آسمان پر ایک روشن ستارے بلکہ اب ماہتاب وآفتاب بن کر چمک رہے ہیں۔ لہذا ان کی شاعری پر تبصرہ کرنا یا کوئی ادبی اور شرعی سقم تلاش کرنا عیب جوئی کے مترادف ہوگا۔

عبدالنعیم عزیزی (علیگ)

☆ دیوان اور صاحب دیوان ☆

صاحب دیوان حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خاں قادری کے لخت جگر، سرکار مفتی اعظم ہند علامہ مفتی مصطفٰی رضا خاں قادری نوری کے سچے جانشین، حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری رضوی کے مظہر اور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ عنہ کی برکات وفیوضات کا منبع اور ان کے علوم و روایتوں کے وراث وامین ہیں۔

ان عظیم نسبتوں کا فیضان آپ کی شخصیت میں اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کی صورت میں جھلک رہا ہے۔ استاذ الفقہا حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم صاحب بستوی دامت برکاتہم القدسیہ حضور تاج الشریعہ پر

ان عظیم ہستیوں کے فیضان کی بارشوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: ”سب ہی حضرات گرامی کے کمالات علمی و عملی سے آپ کو گراں قدر حصہ ملا ہے۔ فہم و ذکا، قوت حافظہ و تقویٰ سیدی اعلیٰ حضرت سے، جودت طبع و مہارت تامہ (عربی ادب) میں حضور حجۃ الاسلام سے، فقہ میں تبحر و اصابت سرکار مفتی اعظم ہند سے، قوت خطابت و بیان والد ذی وقار مفسر اعظم ہند سے یعنی وہ تمام خوبیاں آپ کو وراثۃً حاصل ہیں جن کی رہبر شریعت و طریقت کو ضرورت ہوتی ہے۔“ [پیش گفتار، شرح حدیث نیت/صفحہ:۴]

ولادت باسعادت: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کی ولادت باسعادت ۲۴/ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ/۲۳/نومبر ۱۹۴۳ء بروز منگل ہندوستان کے شہر بریلی شریف کے محلّہ سوداگران میں ہوئی۔

اسم گرامی: آپ کا اسم گرامی ”محمد اسماعیل رضا“ جبکہ عرفیت ”اختر رضا“

ہے۔آپ کے القابات میں تاج الشریعہ، جانشین مفتی اعظم ، شیخ الاسلام والمسلمین زیادہ مشہور ہیں۔

شجرۂ نسب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رضی اللہ عنہ تک آپ کا شجرۂ نصب یوں ہے۔محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بن محمد ابراہیم رضا خاں قادری بن محمد حامد رضا خاں قادری رضوی بن امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ عنہ

آپ کے ۴/بھائی اور ۳/بہنیں ہیں۔۲/بھائی آپ سے بڑے ہیں۔ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں قادری اور تنویر رضا خاں قادری (آپ بچپن ہی سے جذب کی کیفیت میں غرق رہتے تھے بالآخر مفقود الخبر ہوگئے) اور ۲/آپ سے چھوٹے ہیں۔ڈاکٹر قمر رضا خاں قادری اور مولانا منان رضا خاں قادری

تعلیم و تربیت: جانشین مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کی عمر

شریف جب ۴؍سال ،۴؍ماہ اور۴؍دن ہوئی تو آپ کے والد ماجد مفسر اعظم ہند حضرت ابراہیم رضا خاں جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب بسم اللہ خوانی منعقد کی۔اس تقریب سعید میں ’’یادگار اعلی حضرت دار العلوم منظر اسلام‘‘ کے تمام طلبہ کو دعوت دی گئی۔رسم بسم اللہ نانا جان تاجدار اہلسنّت سرکار مفتیِ اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری رحمۃ اللہ علیہ نے ادا کرائی۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا نے ’’ناظرہ قرآن کریم‘‘ اپنی والدہ ماجدہ شہزادیٔ مفتیِ اعظم سے گھر پر ہی ختم کیا،والد ماجد سے ابتدائی اردو کتب پڑھیں۔اس کے بعد والد بزرگوار نے ’’دار العلوم منظر اسلام‘‘ میں داخل کرادیا،درس نظامی کی تکمیل آپ نے منظر اسلام سے کی۔اس کے بعد ۱۹۶۳ء میں حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا نے جامعۃ الازہر قاہر مصر کے ’’کلیۃ اصول الدین‘‘ میں داخلہ لیا اور مسلسل تین سال تک فن تفسیر وحدیث کے ماہر اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔تاج الشریعہ ۱۹۶۶ء

/۱۳۸۶ھ میں جامعۃ الازہر سے فارغ ہوئے۔ اپنی جماعت میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر آپ کو اس وقت کے مصر کے صدر کرنل جمال عبدالناصر نے ''جامعہ ازہر ایوارڈ'' پیش کیا اور ساتھ ہی سند سے بھی نوازے گئے۔ [بحوالہ: مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء/صفحہ:۱۵۰/جلد:۱]

اساتذہ کرام: آپ کے اساتذہ کرام میں حضور مفتی اعظم الشاہ مصطفےٰ رضا خاں نوری بریلوی، بحر العلوم حضرت مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری، مفسر اعظم ہند حضرت مفتی محمد ابراہیم رضا جیلانی رضوی بریلوی، فضیلت الشیخ علامہ محمد سماحی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ ازہر قاہرہ، حضرت علامہ مولانا محمود عبدالغفار استاذ الحدیث جامعہ ازہر قاہرہ، ریحان ملت قائد اعظم مولانا محمد ریحان رضا رحمانی رضوی بریلوی، استاذ الاساتذہ مولانا مفتی محمد احمد عرف جہانگیر خاں رضوی اعظمی رحمہم اللہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ [مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء/صفحہ:۱۵۰/جلد:۱]

ازدواجی زندگی: جانشین مفتی اعظم کا عقد مسنون حکیم الاسلام مولانا حسنین رضا بریلوی ﷫ کی دختر نیک اختر کے ساتھ ۳ر نومبر ۱۹۶۸ء/ شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ بروز اتوار کو محلّہ کانکر ٹولہ شہر کہنہ بریلی میں ہوا۔ آپ کے ایک صاحبزادہ مخدوم گرامی مولانا عسجد رضا خان قادری بریلوی اور ۵ر صاحبزادیاں ہیں۔

درس وتدریس: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا نے تدریس کی ابتدا دارالعلوم منظر اسلام بریلی سے ۱۹۶۷ء میں کی۔ ۱۹۷۸ء میں آپ دارالعلوم کے صدر المدرس اور رضوی دارالافتاء کے صدر مفتی کے عہدے پر فائز ہوئے۔ درس وتدریس کا سلسلہ مسلسل ۱۲ر سال جاری رہا لیکن حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کی کثیر مصروفیات کے سبب یہ سلسلہ مستقل جاری نہیں رہ سکا۔ لیکن آج بھی آپ مرکزی دارالافتاء بریلی شریف میں ''تخصص فی الفقہ'' کے علمائے کرام کو ''رسم المفتی، اجلی الاعلام'' اور

''بخاری شریف'' کا درس دیتے ہیں۔

بیعت وخلافت: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کو بیعت وخلافت کا شرف سرکار مفتی اعظم رضی اللہ عنہ سے حاصل ہے۔ سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ نے بچپن ہی میں آپ کو بیعت کا شرف عطا فرمادیا تھا اور صرف ۱۹ رسال کی عمر میں ۱۵ رجنوری ۱۹۶۲ء/۱۳۸۱ھ کو تمام سلاسل کی خلافت واجازت سے نوازا۔ علاوہ ازیں آپ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت برہان ملت حضرت مفتی برہان الحق جبل پوری، سید العلماء حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ برکاتی مارہروی، احسن العلماء حضرت سید حیدر حسن میاں برکاتی، والد ماجد مفسر اعظم علامہ مفتی ابراہیم رضا خاں قادری رضی اللہ عنہ سے بھی جمیع سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل ہے۔ [تجلیات تاج الشریعہ/صفحہ:۱۴۹]

بارگاہ مرشد میں مقام: حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کو اپنے مرشد برحق، شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت امام المشائخ مفتی اعظم ہند ابوالبرکات

آلِ رحمٰن حضرت علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری ﷫ کی بارگاہ میں بھی بلند مقام حاصل تھا۔ سرکار مفتی اعظم ﷫ کو آپ سے بچپن ہی سے بے انتہا توقعات وابستہ تھیں جس کا اندازہ ان کے ارشادات عالیہ سے لگایا جاسکتا ہے جو مختلف مواقع پر آپ نے ارشاد فرمائے:

''اس لڑکے (حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا) سے بہت اُمید ہے۔''

سرکار مفتی اعظم ہند ﷫ نے دارالافتاء کی عظیم ذمہ داری آپ کو سونپتے ہوئے فرمایا: ''اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں، یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے، اب تم اس کام کو انجام دو، میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔'' لوگوں سے مخاطب ہو کر مفتی اعظم نے فرمایا: ''آپ لوگ اب اختر میاں سلمہٗ سے رجوع کریں انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں۔''

حضور مفتی اعظم ﷫ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری دور میں

حضورتاج الشریعہ دام ظلہ علینا کو تحریراً اپنا قائم مقام وجانشین مقرر فرمایا تھا۔

فتویٰ نویسی: ۱۸۱۶ء میں روہیلہ حکومت کے خاتمہ، بریلی شریف پر انگریزوں کے قبضہ اور حضرت مفتی محمد عیوض صاحب کے روہیلکھنڈ (بریلی) ٹونک تشریف لے جانے کے بعد بریلی کی مسند افتاء خالی تھی۔ ایسے نازک اور پرآشوب دور میں امام العلماء علامہ مفتی رضا علی خاں نقشبندی ﷫ نے بریلی کی مسند افتاء کو رونق بخشی۔ یہیں سے خانوادۂ رضویہ میں فتاویٰ نویسی کی عظیم الشان روایت کی ابتداء ہوئی۔ [بحوالہ: مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ حیات اور علمی وادبی کارنامے/صفحہ ۷۸]

لیکن مجموعۂ فتاویٰ بریلی شریف میں آپ کی فتویٰ نویسی کی ابتداء ۱۸۳۱ء لکھی ہے۔ (غالباً درمیانی عرصہ انگریز قابضوں کی ریشہ دوانیوں کے سبب مسند افتاء خالی ہی رہی) الحمد للہ! ۱۸۳۱ء سے آج ۲۰۱۰ء تک یہ تابناک سلسلہ جاری وساری ہے۔ یعنی خاندان رضویہ میں فتاویٰ نویسی کی ایمان افروز

روایت ۱۷۹ ر سال سے مسلسل چلی آ رہی ہے۔امام الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد رضا علی خاں قادری بریلوی، امام المتکلمین حضرت علامہ مولانا محمد نقی علی خاں قادری برکاتی، اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد احمد رضا خاں قادری برکاتی ، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام جمال الانام حضرت علامہ مولانا مفتی حامد رضا خاں قادری رضوی، شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت مفتی اعظم ہند علامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری، نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی ابراہیم رضا خاں قادری رضوی رحمہم اللہ اور اب ان کے بعد قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری دام ظلہ علینا ۱۹۶۷ء سے تادم تحریر ۴۳ ر سال سے اس خدمت کو بحسن وخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ [بحوالہ: فتاویٰ بریلی شریف / صفحہ:۲۲]

آپ خود اپنے فتویٰ نویسی کی ابتداء سے متعلق فرماتے ہیں:

''میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ) سے داخلِ سلسلہ ہو گیا تھا، جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دلچسپی کی بناء پر فتویٰ کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیانِ کرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا۔ اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فتویٰ دکھایا کرتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا۔'' [مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء صفحہ: ۱۵۰/ جلد: ۱]

حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کے فتاویٰ سارے عالم میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہ دقیق و پیچیدہ مسائل جو علماء اور مفتیان کرام کے

درمیان مختلف فیہ ہوں ان میں حضرت کے قول کو ہی فیصل تسلیم کیا جاتا ہے اور جس فتوے پر آپ کی مہر تصدیق ثبت ہو خواص کے نزدیک بھی وہ انتہائی معتبر ہوتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا کے فتاویٰ سے متعلق جگر گوشۂ صدر الشریعہ محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ رقم طراز ہیں: ''تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالہ جات کی بھرمار سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔'' [حیات تاج الشریعہ/صفحہ ۶۶]

حج وزیات: حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا نے پہلی مرتبہ حج وزیارت کی سعادت ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء میں حاصل کی۔ دوسری مرتبہ ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء اور تیسری مرتبہ ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء میں اس سعادت عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔ جبکہ چوتھی مرتبہ ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء اور پانچویں مرتبہ ۱۴۳۰ھ/

۲۰۰۹ء آپ نے حج بیت اللہ ادا فرمایا۔ نیز متعدد مرتبہ آپ کو سرکار عالی وقار ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ سے عمرہ کی سعادت بھی عطا ہوئی

تصانیف: حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا اپنے جد امجد مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مظہر اتم اور پرتو کامل ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحریری خدمات اور طرز تحریر محتاج تعارف نہیں ہے۔ حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا میدان تحریر میں بھی اعلیٰ حضرت کا عکس جمیل نظر آتے ہیں۔ آپ کی تصانیف وتحقیقات مختلف علوم وفنون پر مشتمل ہیں۔ تحقیقی انداز، مضبوط طرز استدلال، کثرت حوالہ جات، سلاست وروانی آپ کی تحریر کو شاہکار بنا دیتی ہے۔ آپ اپنی تصانیف کی روشنی میں یگانۂ عصر اور فرید الدہر نظر آتے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینا افتاء وقضا، کثیر تبلیغی اسفار اور دیگر بے تحاشہ مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھے

ہوئے ہیں۔آپ کی تصانیف کی فہرست درج ذیل ہے۔

اردو

۱......ہجرت رسول ﷺ
۲......آثار قیامت
۳......ٹائی کا مسئلہ
۴......شرح حدیث نیت
۵......ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم
۶......حضرت ابراہیم کے والد تارح یا آزر
۷......سنو چپ رہو
۸......دفاع کنز الایمان
۹......الحق المبین
۱۰......تین طلاقوں کا شرعی حکم
۱۱......کیا دین کی مہم پوری ہو چکی؟
۱۲......جشن عید میلاد النبی ﷺ
۱۳......سفینۂ بخشش (نعتیہ دیوان)
۱۴......فضیلت نسب
۱۵......تصویر کا مسئلہ
۱۶......اسمائے سورۃ فاتحہ کی وجہ تسمیہ

۱۷......القول الفائق بحکم الاقتداء بالفاسق

۱۸......سعودی مظالم کی کہانی اختر رضا کی زبانی

۱۹......العطایا الرضویہ فی فتاویٰ الازہریہ (زیر ترتیب 5 جلد)

عربی تصانیف

۲۰......الحق المبین ۲۱......راد المشارع

۲۲......شرح حدیث الاخلاص

۲۳......الصحابة نجوم الاهتداء

۲۴......نبذة حياة الامام احمد رضا

۲۵......حاشيه عصيدة الشهده شرح القصيدة البرده

۲۶......تعليقاتِ زاهره على صحيح البخارى

۲۷......تحقيق أن أبا سيدنا إبراهيم عليه السلام (تارح) لا (آزر)

۲۸......مراة النجديه بجواب البريلويه (2 جلد)

تراجم

تعاریب

۳۹......الهاد الكاف فی حكم الضعاف

۴۰......الامن والعلی لناعیتی المصطفی بدافع البلاء

علاوہ ازیں چند مضامین مفتی اعظم ہند، علم فن کے بحر ذخار اور رویت ہلال کا ثبوت وغیرہ شامل ہیں۔

شاعری: بنیادی طور پر نعت گوئی کا محرک عشق رسول ہے اور شاعر کا عشق رسول جس عمق یا پائے کا ہوگا اس کی نعت بھی اتنی ہی پر اثر و پر سوز ہوگی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے عشق رسول نے ان کی شاعری کو جو امتیاز و انفرادیت بخشی اردو شاعری اس کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری کا اعتراف اس سے بڑھ اور کیا ہوگا کہ آج آپ دنیا بھر میں ''امام نعت گویاں'' کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔

امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی اس طرز لاجواب کی جھلک آپ کے خلفاء و متعلقین اور خاندان کے شعراء کی شاعری میں نظر آتی ہے۔ حضور

تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کو خاندان اور خصوصاً اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے جہاں اور بے شمار کمالات ورثہ میں ملے ہیں وہیں موزونیِ طبع، خوش کلامی، شعر گوئی اور شاعرانہ ذوق بھی ورثہ میں ملا ہے۔

آپ کی نعتیہ شاعری سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے کلام کی گہرائی و گیرائی، استاذِ زمن کی رنگینی و روانی، حجۃ الاسلام کی فصاحت و بلاغت، مفتی اعظم کی سادگی و خلوص کا عکس جمیل نظر آتی ہے۔ آپ کی شاعری معنویت، پیکر تراشی، سرشاری و شیفتگی، فصاحت و بلاغت، حلاوت و ملاحت، جذب و کیف اور سوز و گداز کا نادر نمونہ ہے۔

علامہ عبدالنعیم عزیزی رقم طراز ہیں: ''حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب اخترؔ کے ایک ایک شعر کو پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حسن معنیٰ حسن عقیدت میں ضم ہو کر سرمدی نغموں میں ڈھل گیا ہے۔ زبان کی سلاست اور روانی، فصاحت و بلاغت، حسن کلام، طرز ادا

کا بانکپن، تشبیہات و استعارات اور صنائع لفظی و معنوی سب کچھ ہے گویا حسن ہی حسن ہے، بہار ہی بہار ہے اور ہر نغمہ وجہ سکون وقرار ہے۔
[سفینۂ بخشش (پہلا ایڈیشن)/صفحہ:۴]

حضرت علامہ بدر الدین احمد قادری، سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی شاعری سے متعلق تحریر فرماتے ہیں: ’’آپ عام ارباب سخن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے بلکہ جب پیارے مصطفیٰ ﷺ کی یاد تڑپاتی اور دردِ عشق آپ کو بے تاب کرتا تو از خود زبان پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے اور یہی اشعار آپ کی سوزش عشق کی تسکین کا سامان بن جاتے۔‘‘ [سوانح اعلیٰ حضرت/صفحہ:۳۸۵]

بعینہٖ یہی حال حضور تاج الشریعہ دام ظلہ علینا کا ہے، جب یاد مصطفیٰ ﷺ دل کو بے چین کر دیتی ہے تو بے قراری کے قرار کی صورت نعت ہوتی ہے۔

آپ نے اپنی شاعری میں جہاں شرعی حدود کا لحاظ رکھا ہے وہیں فنی وعروضی نزاکتوں کی محافظت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیا اور ادب کو خوب برتا، استعمال کیا، سجایا، نبھایا تاکہ جب یہ کلام تنقید نگاروں کی چمکتی میز پر قدم رنجہ ہو تو انہیں یہ سوچنے پر مجبور کردے کہ فکر کی یہ جولانی، خیال کی یہ بلند پرواز، تعبیر کی یہ ندرت، عشق کی یہ حلاوت واقعی ایک کہنہ مشق اور قادر الکلام شاعر کی عظیم صلاحیتوں کی مظہر ہے۔ فن شاعری، زبان و بیان اور ادب سے واقفیت رکھنے والا ہی یہ اندازہ کرسکتا ہے کہ حضرت اختؔر بریلوی کے کلام میں کن کن نکات کی جلوہ سامانیاں ہیں، کیسے کیسے حقائق پوشیدہ ہیں، کلمات کی کتنی رعنائیاں پنہاں ہیں اور خیالات میں کیسی وسعت ہے؟

آپ کا کلام اگرچہ تعداد میں زیادہ نہیں ہے لیکن آپ کے عشق رسول ﷺ کا مظہر، شرعی قوانین کی پاسداری کی شاندار مثال ہے،

آپ کے اسلاف کی عظیم وراثتوں کا بہترین نمونہ اور اردو شاعری خصوصاً صنف نعت میں گرانقدر اضافہ بھی ہے۔ ملاحظہ کیجئے

یکے از خدام حضور تاج الشریعہ

محمد دانش احمد اختر القادری



قَصِیْدَۃٌ فِی الْحَمْدِ وَمَدْحِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ — مَالِیْ رَبٌّ اِلَّا ھُوْ

یَفْنَی الْکُلُّ وَیَبْقٰی ھُوْ — لَیْسَ الْبَاقِیْ اِلَّا ھُوْ

مَنْ کَانَ دُعَاہُ اَنْ یَّاھُوْ — ذَاکَ حَمِیْدٌ عُقْبَاہُ

مَنْ کَانَ لِرَبِّیْ دُنْیَاہُ — عَاشَ سَعِیْدًا اُخْرَاہُ

مَنْ کُنْتَ اِلٰھِیْ مَوْلَاہُ — کُلُّ النَّاسِ تَوَلَّاہُ

مَنْ مَّاتَ یَقُوْلُ اَللّٰہُ — ذَاکَ الْخَالِدُ مَحْیَاہُ

رُسُلُ اللّٰہِ تَلَقَّاہُ — اَبْشِرْ عَبْدُ بِحُسْنَاہُ

اَلرِّضْوَانُ لَہٗ نُزُلٌ — جَنَّۃُ خُلْدٍ مَّاْوَاہُ

تَخْشَی النَّاسَ بِلَا جَدْوٰی — ھَلَّا رَبَّکَ تَخْشَاہُ

اِبْغِ الْاَمْنَ لَدٰی رَبِّیْ — اِنَّ الْاَمْنَ بِتَقْوَاہُ

تَنْسیٰ رَبَّکَ یَا فَانِیْ	دُمْ اِنْ شِئْتَ بِذِکْرَاہُ
تَرْجُوا النَّاسَ لِجَدْوَاھُمْ	اِنَّ الْجَدْوٰی جَدْوَاہُ
ھَلْ غَیْرُکَ یَخْشٰی رَبِّیْ	غَیْرُکَ رَبِّیْ یَخْشَاہُ
رَبِّیْ رَبُّ الْاَرْبَابِ	لَیْسَ یُضَاھِیْ حَاشَاہُ
فَسِوَاہُ رَبٌّ بِالْاِسْمِ	وَالْلّٰہُ الْحَقِّ یَرْعَاہُ
اَلْوَاحِدُ لَیْسَ بِذِیْ جُزْءٍ	لَا وَاحِدَ حَقًّا اِلَّا ھُوْ
اَلْخَلْقُ مَرَایَا مَوْجُوْدٍ	لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا ھُوْ
وَالْکُلُّ مَظَاھِرُ مَشْھُوْدٍ	لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا ھُوْ
فَرْدٌ حَقٌّ اِلَاھَتُہٗ	لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا ھُوْ
وَانْھَلْ صَلَاۃُ اللّٰہِ عَلٰی	مَنْ لَّیْسَ شَفِیْعًا اِلَّا ھُوْ
مَنْ بِالدِّیْنِ اَحْیَانَا	حَیَّ اللّٰہُ مُحَیَّاہُ
عَمَّ الْکَوْنَ بِرَحْمَتِہٖ	کُلُّ الرُّحْمٰی رُحْمَاہُ
وَازْدَانَ بِلَادُ اللّٰہِ بِہٖ	فَالْکُلُّ (فَالْکَوْنُ) ظَلَامٌ لَوْلَاہُ

جَاءَ جَمِيْلُ الرَّحْمَانِ فَاشْكُرْ تَزْدَدْ نَعْمَاهُ

حَلَّ الْفَرْحُ بِمَوْلِدِهٖ فَافْرَحْ حَتّٰى تَلْقَاهُ

قَدْنِيْطَ حَيٰوةُ الْكَوْنِ بِهٖ فَالْكَوْنُ عَدِيْمٌ لَّوْلَاهُ

يَامَنْ يَّطْلُبُ رِضْوَانَا مَا الرِّضْوَةُ اِلَّا اِيَّاهُ

كُنْ لِّنَبِيِّ (لِحَبِيْبِ) اللّٰهِ رِضٰى تَحْظَ لَدَيْهِ بِزُلْفَاهِ

اِنَّ النِّعْمَةَ اَحْمَدُنَا ﷺ يَا طَالِبَ نِعْمَةِ مَوْلَاهُ

اِنَّ النِّعْمَةَ اَحْمَدُنَا ﷺ اَللّٰهُ اِلَيْنَا اَهْدَاهُ

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَابْتَهِجُوْا فَهُوَ الْفَضْلُ وَبُشْرَاهُ

بِاللّٰهِ تَاَيَّدَ نَاصِرُنَا لَا يُخْذَلُ مَنْ قَدْ رَجَّاهُ

اَدْرِكْ عَبْدَكَ جِيْلَانِيْ مَنْ غَيْرُكَ يَدْفَعُ بَلْوَاهُ

وَيَزُوْرُ سَلَامُ الرَّحْمٰنِ خَيْرَ نَبِيٍّ نَبَّاهُ

هٰذَا اَخْتَرُ اَذْنَاكُمْ

رَبِّىْ اَحْسَنَ مَثْوَاهُ

☆ يَا مُجِيْبُ يَا مُجَابُ ☆

يَا مُـجِيْـبُ يَا مُجَابُ　　أَنـتَ نِعْـمَ الـمُستَنَابُ

يَـا رَسولَ اللّٰـهِ حقّـاً　　أَنـتَ لِلـنُّعْمَاءِ بـابُ

أَنْـتَ مَـأْتَـاهَـا وَحيدًا　　فِي الوَرٰى أنتَ الْمَآبُ

بِالْهُدٰى وَالْحِقِّ وافٰى　　الْـخَلْقَ مَـرْءٌ لا يُرَابُ

خِيْرَةٌ　لِلّٰهِ　فِيْنَا　　أَلْـجَمِيْعُ مِنْـهُ طَابُوْا

أَحْـمَدُ الْمُخْتَارُ حِبّىْ　　مَـنْ لَـهُ وَجْـهُ يُّهَـابُ

شَعْرُهٗ مِثْلُ السَّحَابِ　　وَرُضَـا بُـهٗ شَـرَابُ

صَدْرُهٗ الْمِشْكَاةُ فِيْهَا　　شَـمْعَةٌ لابَلْ شِهَـابُ

جُوْدُهٗ فَاقَ الْجَوَادِىْ　　وَبِـهٖ جَـادَ السَّـحَابُ

قَلُّـهٗ مَـالَا يُحَـدُّ　　كَثْـرُهٗ بَحْـرٌ عُبَابُ

فَضْلُـهُ دَوْمًا مَـزِيدٌ	لَيْسَ يُحْصِيهِ حِسَابٌ
وَجَنَـابُـهُ الْـمُعَلّٰی	لَيْسَ يَحْكِيهِ جَنَابٌ
وَمَـــزَارُهُ أَمَـــانٌ	وَلِـمَنْ عَصٰی مَتَابٌ
أُخْتَرُ الْـجَانِيْ أَتَاكَ	فَـانْفِ عَنْـهُ مَا يُعَابُ

☆......☆......☆

☆ رسولَ اللّٰه يا كنزَ الأمانی ☆

رسولَ اللّٰه يا كنزَ الأمانی

علی أعتابكم وقف المُعانی

بهٰذا البـاب يـعتـزّ الـذليـل

لهٰذا البـاب يـأتی كـل عـان

لهٰذا البــاب اِنتدب الــرحيم

ذوی الأوزار مــن قــاص ودان

رســولَ الـلــه اِنّــی مستجير

لـدی أعتــابكـم من كـل جـان

رسول اللّٰه فامنعنی وكن لی

معينـا خيـر عـون فی الـزمـان

لـكـم جـاء ت رواحـلـنـا حفـافاً

وكـم صـدرت مـحـمـلـة عوانـی

وكـم فـاضـت بـحـارک كـل حين

وكـم جـادت سـمـاء ک كـل آن

فـداكـم مـهـجـتـی أنـتـم عمـادی

مــرادی بــغـيـتـی كـنـزی أمـانـی

الا تحیون من قلبی مواتا
الأ تاتون مندرس المکان

ولازالت بحار کم تفیض
وأمطار الندی مرّ الأوان

اما للشمس فی لیلی شروق
الا ما یجلو محیا کم کیانی

وکم جلیتم عمی العیون
وکم أحییتم میت الجنان

رسولَ اللّٰه انّی مستحِبّ
مدینتکم علٰی روض الجنان

رسول اللّٰہ جودوا بالوصال
کفٰی من ھجر کم ما قد أعانی

☆ المُفتِی العُظَامُ ☆

ثَوَی المُفتِی العُظَامُ مُخلَّدًا

بِدَارٍ فَاُکرِمْ بِهَا مِنْ دَارِ

مفتی اعظم ایک گھر میں اقامت گزیں ہوئے تو اس گھر کی کرامت کا کیا پوچھنا؟

حَوَتْ فِیْ عُقْرِهَا شَمْسُ الزَّمَانِ

فَاَمْسَتْ مِنْ سَنَاهَا مَطْلَعَ الْاَنْوَارِ

جس نے اپنی تہہ میں زمانے کے سورج کو سمولیا تو اس کی چمک سے وہ مطلع انوار ہوگیا۔

سَمَآءُ الْفَضْلِ بَدْرُ سَمَائِنَا

اَیَادِیْهِ فِیْنَا کَالسَّمَآءِ الْمِدْرَارِ

فضل کا آسمان اور ہم سنیوں کے آسمان کا ماہ تمام جس کے احسانات ہم میں بارش پیہم کی طرح ہیں ان کا سایہ اوجھل ہوگیا۔

سَمَاوَتُهُ غَابَتْ فَاَظْلَمَتِ الدُّنیٰ

فَمَنْ لِوُقُوْفِ مُوْقِفُ الْمُحتَارِ

روشنی گم ہوگئی اور دنیا اندھری ہوگئی اب حیرت میں کھڑے لوگوں کی دستگیری کو کون ہے؟

لَوِ اسْتَمَعْنَا لٰکُنَّا فِدَاءَ ہٗ

وَزِدْنَاہُ اَضْعَافاً مِنَ الْاَعْمَارِ

اگر ہم کرسکتے تو ان کے اوپر فدا ہو جاتے اور ان کی عمر کوئی گنا اپنی عمروں سے بڑھا دیتے۔

وَلٰکِنَّ اَمَرَ اللّٰہِ لَابُدَّ کَائِنٌ

وَمَا حِیْلَۃٌ تُغْنِیْ مِنَ الْاَقْدَارِ

لیکن اللہ کا کام لامحالہ ہو کر رہتا ہے اور کوئی حیلہ قضا وقدر کے آگے نہیں چلتا۔

تَخَلَّیْتَ مِنْ دُنْیَاکَ یَابَھْجَۃَ الدُّنیٰ

فَھَاتِیْکَ قَفْرٌ دَارِسُ الْاٰثَارِ

تم اپنی دنیا سے کنارہ کش ہوئے اے دنیا کی زینت اب دنیا ویرانہ ہے جس کے آثار مٹے ہوئے ہیں

رَحِیْلُکَ شَیْخِیْ ثُلْمَۃٌ اَیُّ ثُلْمَۃٍ

بِذَا الدِّیْنِ جَلَّتْ عَنِ الْاَظْھَارِ

میرے مرشد تمہاری رحلت اس دین میں رخنہ ہے کیسا رخنہ کہ جس کا اظہار نہیں ہوسکتا۔

سَـئَـلُـوْنِ اَخْـتَـرَ اَرِّخْ رِحْـلَـةِ سَيِّـدِیْ

فَقُلْـتُ عَظِيْمُ الشَّانِ لَيْثُنَـا الدَّارِیْ

مجھ سے اختر میرے سردار کی تاریخ رحلت لوگوں نے پوچھی تو میں نے کہا ”عظیم الشان“

۱۴۰۶ھ

☆......☆......☆

☆ هل ذاكم حبيب الرحمٰن ثاويا ☆

منقبت درشان حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ

كيف الوصول صاحِ لدى الشامخ الأشم

من أعجز الشوامخ العليا من الشمم

ماءرِیَ مثلُه فی الفضل والثناء

فهوا السماء ليست من فوقها سما

فــاق الــمـجـاهـدين هـذا الـمـجـاهـد

هــذا الــفـتـى بـذاكـم شـهـد الـمشـاهـد

ان الــذيــن قــالــو الــلّٰــه ربـنــا

عــاشـوا بــمـوتهـم فى دوحة الـمُـنـى

هــل ذاكــم حبيـب الــرحمٰن ثـاويـا

فى الـرمـس ام سـراج فى الترب خـافيـا

شبهتـــه ورمســا قـد ضـمّ جـسـمـــه

بــالبـدر حـلّ فـى بـرج فـضـمّـه

مـا رمسه سوئ مـراة عينه

يـعـلـوه بهـجة وزيـن بـزيـنــه

قــالــو متٰـى مـضٰـى أرأيــت اختــرؔ

نــاديـتُ خـاضَ فـى الـنـعـمـاء يـحبر

☆ عربی سلام ☆

هادیَ السبلِ یا منار سَلام

عددَ البرِّ والبِحارِ سَلام

یَتوَالٰی عَلیکَ من قلبی

ما ترنم الهزارُ سَلام

قدرَ السماءِ والارضِ

عددَ اللیلِ والنهارِ سَلام

بل علیک سائرَ الدهر

عدَد الزحفِ والفرارِ سَلام

یا سراجُ المنیر من ربّی

من به العالمُ استنار سَلام

یــا رســولَ الأنــام أحـمـدهـم

قـدوة القادة الخيار سلام

يـا مـعـيـنـا لـكـل ملهوف

خيـرَ جـار لـذى استجار سَلام

يـا صبـا بـلّغـى إلـى حبّـى

مـن بـعيـد عن الـديـار سَلام

هــائـم فــى طـلاب طيبة

مستهـام لــه الــجـوار سَلام

مُـهـجتـى بُنيتـى وعـائلتـى

كـلّهـا تُـقـرئ الـمزار سَلام

جـاءت الـعـصـاة سدتكم

يستـجيـرون يـا مـجـار سَلام

منــكم تـرتـجىٰ شـفـاعتـكـم

لـلـجـنــاة الـكـبـار سَلام

ويتـــوبــون مــن ذنـــوبهــم

بشّــر وهــم بــالاغـتفـار سَلام

لــــمــن ازٗ دار طيبتـــكـــم

جــنّة الــخــلــد والـقــرار سَلام

ولـــمـن هــوىٰ مــد يــنـتـكــم

مثـلــــهٗ يــا خـيــار ســلام

إجـعلونــى من أهل بـلـدتكم

وعـليكـم ذوى الـفـخــار سلام

مــا تبــسّـــمــت زهــور رُبٰــى

رُش كــالـطـلّ فـى الخضار سَلام

و سـلام کشـاقـب الـنـجـم
ثـم کـالشـمـس فی النهار سَلام

و سَلام کـمـائـد الـغـصـن
ثـم کـالـزهـر فی ازدهار سَلام

اشـتـکـی الـقـلـب هـجـرکـم
قـرّبـونـی مـن الـدیـار سَلام

شـرف اللّٰـه قـدرکـم
شـرفـونـی بـالازدیـار سَلام

کـم زهـٰی مـنـکـم شـرف
کـم سـمٰی مـنـکـم الفخار سَلام

کـم سـمـت بـکـم أصـولـکـم
کـم عـلـی مـنـکـم النجار سَلام

سادتی أنکم لمأمنة
للّذی سامه الشرار سَلام

لن یضام الذی أحبکم
بل له دائم الوقار سَلام

کم لکم مِن سَوابِغ النِعَم
دائماتٍ بلا انْحصار سَلام

أخترّ المجتدی یبلّغکم
سَائلا مِنکم الجوار سَلام

☆......☆......☆

☆ دعونی أسئل الرحمان سولی ☆

تلومونی علی ذنب عظیم

ومن یات الذنوب فقد ألاما

بڑے گناہ پر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اور جو گناہ کرے گا مستحق ملامت ہوگا۔

ولطف اللّٰہ أوسع أن یضیقا

بمثلی فاسمعوا ودعوا الملاما

اور اللہ کی مہربانی وسیع تر ہے اس سے کہ تنگ ہو میرے مثل پر تو یہ سنو اور ملامت چھوڑو

دعونی أسئل الرحمان سولی

وانی واثق أن لن أضاما

مجھے رحمت والے خدا سے بھیک مانگنے دو اور میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ وہ قہر نہ کریگا۔

فلی میثاق ربی أن یتوبا

علیّ وهو عن خُلف تساما

کیونکہ میرے لئے میرے رب کا وعدہ ہے کہ وہ میری توبہ قبول فرمائے گا اور وہ وعدہ خلافی سے پاک ہے۔

الٰهی فاغتفرلی ما مضٰی من

ذنوبی قبل أن ألقی حماما

میرے معبود جو کچھ میرے گناہ ہو چکے مجھے موت ملنے سے پہلے معاف فرمادے۔

وللاخوان والأصحاب أنا

دعونا کافّا فادخلنا السلاما

اور میرے بھائیوں اور ساتھیوں کو معاف فرما ہم نے تجھ سے دعا کی تو ہم کو جنت میں داخل فرما۔

وجنّبنا عذاب النّار ربّی

فانّ عذابها کان غراما

اور ہم کو جہنم کے عذاب سے دور کردے اے میرے رب اس لئے کہ دوزخ کا عذاب سخت ہے۔

وأبق المفتي الشيخ الجليلا

على اعدائه دوما حساما

اور مفتی شیخ جلیل کو ان کے دشمنوں پہ ہمیشہ تلوار بنائے رکھ۔

ومتّعنا به دهرا طويلا

وبارك فيه وارْفعه مقاما

اور ان سے ہم کو طویل زمانہ تک فائدہ عطا فرما اور ان کی ذات میں برکت دے اور ان کا مقام بلند فرما۔

بجاه المصطفى من جاء فينا

رسولا هاديا يجلو الظلاما

مصطفے کی عزت کا صدقہ جو ہم میں تشریف لائے ایسے رسول ہادی ہو کر کہ اندھیری کو روشن فرماتے ہیں۔

☆ ألا یا خمینی یا فاجر ☆

ألا یا خمینی یا فاجر	أفق من ضلالک یا خاسرٗ
أفیضوا بهیجاء أو أقصروا	فجیش العراق هو الظافرٗ
أبی أن یّهون العراق الأبی	فمجد العراق هو الظاهرٗ
وانّ العراق بعلیاء ہ	لفی غایة ما لها حازرٗ
لیهنا العراق الحبیب العلٰی	ومجد مجید له زاهرٗ
یظلّ العراق بحرزِالالٰه	منیعا فلیس له کاسرٗ
ویردی الخمینی وأحزابه	اذلّاء لیس لهم ناصرٗ
ویکفی العراقَ قتالَ العدی	ملیکُ الوریٰ القادرُ القاهرٗ

☆......☆......☆

☆ أعيناى جوداولا تجمدا ☆

أعينـــاى جودا ولا تـجـمدا

وكـونـــا لـخير البلاد فـدى

ألا تبـكيـــان لهـــا من أسـى

ألا تهـــميـــان لارض الهــدى

ومـــا قـــد أبيـح لهـا مـن حـمـى

ومـــا قـــد أريق بهــا من دِمــا

ألاتبــكيـــان لبــغـدادنــا

وقـــد قــذفــوه شـــرارالعـدى

ألافــاســلــوانى بــدمـع هـمـى

فـــان البــكـــاء لـخيرُ العـزاء

بــلايـــا الــزمـــانِ غــدتْ ديــمة

وانّ الــخـــميـــنـى اشدّ البلاء

أدمِ عـــزّمــكّة يـــاربّـــنـــا

وبُــعــدًا لــمن ضام امّ القرى

وتبّـــا لـــمن رفــضوا دينهم

وسُــحقـا لشِـــرعة عبدا لهوى

لــقـــد ضلّ قومٍ بأصـنـا مهـم

وامّـــا بهـــذا الــخـمينـى فلا

كـأيـن بـايـران من مُضحک

ولٰـکـنّــــه ضـحک کـالبکـا

جهلتم علـى النّاس كى تجهلوا

بـراقــش تـجـنـى عـلى نفسـها

قطعتم عنِ النّاس حبلكم

فجرّو اليكم حبالَ الردى

خمينيه ان شئتم رفعة

فدينوا بما دان أهل الرضا

وكُفّوا عن الرفض خيراً لكم

وكُفّوا عن النّاس دأب الأذٰى

وخلُّو العراق يخليكم

وكونوا الجيرتكم أوفيا

وصافو المؤدة جيرانكم

يكونوا لكم جيرة أصدقا

وراعوا الخليج كأوطانكم

فلا تشعلوا فيه نار الوغٰى

وکونوا مع العُرب أقویٰ ید
وکونوا علی من سواکم یدا

دعوا من تطرّف فی معزل
و فرّوا الی اللّٰہ والمصطفیٰ ﷺ

الی المصطفیٰ فافزعوا تھتدوا
والّا سلکتم طریق التّویٰ

کذاکم تعیشون فی منعة
والّا ذھبتم أیادی سبا



☆ تَداعَوا فَحُجّوا الٰی لندن ☆

سمعنا برهط خمينية
تداعوا فَحُجّوا الٰی لندنِ

تَوافَوا بلندن فی مجْمع
وجاء وا برأی لهم ألعنِ

أرادوا ضلال الورٰی مثلهم
فوَدّوا امامة ذاالأرعنِ

تمنّوا ولاية أرض الهدٰی
ويأبٰی الألٰه سوٰی المومنِ

وحقّ أُولِی البَغْيِ فی مكّة
جَلاء عن البيت والمأمنِ

ومن كان حربا على مكّة
فما أن يحجّ سوٰى لندنِ

ومن سام أهلَ الحجاز أذى
أُديمت عليه رَحٰى مدينِ



☆ سہرا ☆

بتقریب شادی خانہ آبادی برادر عزیز مولوی منان رضا خان سلمہٗ

الحمد للجواد الوہاب المراد

حمد ہے اس جواد کو بخشندۂ مراد کو

منان یا عمادی شکرا علی الرشاد

منان اے مرے عماد شکر ہدایت و رشاد

وعلی ذہ الیادی فینا علی التمادی

شکر ہے نعمتوں کا بھی دائم جو ہم پہ ہیں تری

ثم الصلوٰۃ علی خیر الوریٰ العادی

تسلیم اس حبیب (ﷺ) پہ سب سے جو اچھا رہبر

والآل معتمدی واصحاب اسیادی

اور نبی کی آل پر | یاران خوش خصال پر

ماغرقت ورقا | وترنم الشادی

جب تک رہیں یہ چہچہے | جب تک رہیں یہ زمزمے

غب السلام یا | اھل زالنادی

بعد سلام سنیو! | عرض یہ میری اب سنو

ان النکاح سنة | من احمد العباد

ہے یہ نکاح خوش نہاد | سنت احمد العباد (ﷺ)

صلیٰ علیہ ربی | ماجادت الجواد

اس پر ہوں رب کی رحمتیں | جب تک رہیں یہ بارشیں

ابشر اخی بصبیحة | غراء سمح القیاد

بھائی کو دوں یہ خوش خبر | آئی صبیحہ خوش گہر

☆......☆......☆

☆ چشمہ شربت کا ☆

لبِ کوثر ہے میلہ تشنہ کامانِ محبت کا

وہ ابلا دست ساقی سے وہ ابلا چشمہ شربت کا

یہ عالَم انبیاء پر ان کے سرور کی عنایت کا

جسے دیکھو لئے جاتا ہے پروانہ شفاعت کا

پلا دے اپنی نظروں سے چھلکتا جام رویت کا

شہ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

وہی جو رحمۃ للعلمین ہیں جانِ عالم ہیں

بڑا بھائی کہے ان کو کوئی اندھا بصیرت کا

مہ و خورشید و انجم میں چمک اپنی نہیں کچھ بھی

اجالا ہے حقیقت میں انہیں کی پاک طلعت کا

بھٹکتا یوں پھرے کب تک تمہارا اخترِ خستہ
دکھا دو راستہ اس کو خدارا شہرِ الفت کا

☆......☆......☆

☆ کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا ☆

داغِ فرقتِ طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبدِ خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

دم مرا نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں مل جاتا

میرے دل سے دھل جاتا داغِ فرقتِ طیبہ
طیبہ میں فنا ہوکر طیبہ ہی میں مل جاتا

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں

موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

خلد زارِ طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا

پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی

اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

فرقتِ مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے

کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا

دل مرا بچھا ہوتا ان کی رہ گزاروں میں

ان کے نقشِ پا سے یوں مل کے مستقل جاتا

دل پہ وہ قدم رکھتے نقشِ پا یہ دل بنتا

یا تو خاکِ پا بن کر پا سے متصل جاتا

وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر
دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا

چشمِ تر وہاں بہتی دل کا مدعا کہتی
آہ با ادب رہتی مونھ میرا سل جاتا

در پہ دل جھکا ہوتا اذن پا کے پھر بڑھتا
ہر گناہ یاد آتا دل خجل خجل جاتا

میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا
داغِ فرقتِ طیبہ پھول بن کے کھل جاتا

ان کے در پہ اختؔر کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائلِ درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

☆......☆......☆

☆ ہمیں اب دیکھنا ہے حوصلہ خورشید محشر کا ☆

وہ بڑھتا سایۂ رحمت چلا زلفِ معنبر کا
ہمیں اب دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا

جو بے پردہ نظر آجائے جلوہ روئے انور کا
ذرا سا منہ نکل آئے ابھی خورشید خاور کا

شہِ کوثر ترحم تشنۂ دیدار جاتا ہے
نظر کا جام دے پردہ رخِ پرنور سے سرکا

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
یہاں آتے ہیں یوں عرشی کہ آوازہ نہیں پر کا

ہماری سمت وہ مہرِ مدینہ مہرباں آیا
ابھی کھل جائے گا سب حوصلہ خورشید محشر کا

چمک سکتا ہے تو چمکے مقابل ان کی طلعت کے
ہمیں بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشیدِ محشر کا

رواں ہو سلسبیلِ عشقِ سرور میرے سینے میں
نہ ہو پھر نار کا کچھ غم نہ ڈر خورشیدِ محشر کا

ترا ذرہ وہ ہے جس نے کھلائے ان گنت تارے
ترا قطرہ وہ ہے جس سے ملا دھارا سمندر کا

بتاتا تھا کہ نیچر ان کے زیرِ پا مسخر ہے
بنا پتھر میں یوں نقشِ کفِ پا میرے سرور کا

وہ ظاہر کے بھی حاکم ہیں وہ باطن کے بھی سلطاں ہیں
نرالا طور سلطانی ہے شاہوں کے سکندر کا

یہ سن لیں سایۂ جسمِ پیمبر ڈھونڈنے والے
بشر کی شکل میں دیگر ہے وہ پیکر پیمبر کا

وہ ظلِ ذاتِ رحماں ہیں نبوت کے مہِ تاباں
نہ ظِل کا ظِل کہیں دیکھا نہ سایہ ماہ و اخترؔ کا

☆......☆......☆

☆ تیرا آقا شہنشاہِ کونین ہے ☆

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائیگا
پر یہ نازان کے بندے کا دیکھیں گے سب تھام کر ان کا دامن مچل جائیگا

موج کترا کے ہم سے چلی جائیگی رخ مخالف ہوا کا بدل جائیگا
جب اشارہ کریں گے وہ نامِ خدا اپنا بیڑا بھنور سے نکل جائیگا

یوں تو جیتا ہوں حکمِ خدا سے مگر میرے دل کی ہے ان کو یقیناً خبر
حاصلِ زندگی ہوگا وہ دن مرا ان کے قدموں پہ جب دم نکل جائیگا

ربِ سلّم وہ فرمانیوالے ملے کیوں ستاتے ہیں اے دل تجھے وسوسے
پل سے گذریں گے ہم وجد کرتے ہوئے کون کہتا ہے پاؤں پھسل جائیگا

اخترِ خستہ کیوں اتنا بے چین ہے تیرا آقا شہنشاہِ کونین ہے
لَو لگا تو سہی شاہِ لولاک سے غم مسرت کے سانچے میں ڈھل جائیگا

☆......☆......☆

☆ مناجات کی رات ☆

آج کی رات ضیاؤں کی ہے بارات کی رات
فضلِ نوشاہِ دو عالم کے بیانات کی رات

شبِ معراج وہ اَوْحیٰ کے اشارات کی رات
کون سمجھائے وہ کیسی تھی مناجات کی رات

چھائی رہتی ہیں خیالوں میں تمہاری زلفیں
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

رِند پیتے ہیں تری زلف کے سائے میں سدا
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

رخِ تابانِ نبی زلفِ معنبر پہ فدا
روز تابندہ یہ مستی بھری برسات کی رات

دل کا ہر داغ چمکتا ہے قمر کی صورت

کتنی روشن ہے رُخِ شہ کے خیالات کی رات

ہر شبِ ہجر لگی رہتی ہے اشکوں کی جھڑی

کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

جس کی تنہائی میں وہ شمعِ شبستانی ہو

رشکِ صد بزم ہے اس رندِ خرابات کی رات

بلبلِ باغِ مدینہ کو سنادے اخترؔ

آج کی شب ہے فرشتوں سے مباہات کی رات

☆......☆......☆

☆ ستارہائے فلک ☆

جھکے نہ بارِ صد احساں سے کیوں بنائے فلک
تمہارے ذرے کے پرتو ستارہائے فلک

یہ خاکِ کوچۂ جاناں ہے جس کے بوسہ کو
نہ جانے کب سے ترستے ہیں دیدہائے فلک

علو و عظمتِ خاکِ مدینہ کیا کہیے
اسی تُراب کے صدقے ہے اعتلائے فلک

یہ ان کے جلوے کی تھیں گرمیاں شبِ اسریٰ
نہ لائے تابِ نظر بجھے دیدہائے فلک

قدم سے ان کے سرِ عرش بجلیاں چمکیں
کبھی تھے بند کبھی وا تھے دیدہائے فلک

میں غم نصیب بھی تری گلی کا کتا ہوں

نگاہِ لطف ادھر ہو نہ یوں ستائے فلک

یہ کس کے در سے پھرا ہے تو نجدیٔ بے دیں

برا ہو تیرا ترے سر پہ گر ہی جائے فلک

جو نام لے شہِ عرشِ بریں کا تو اخترؔ

بصد ادب پئے تسلیم سر جھکائے فلک

☆......☆......☆

☆ مہرِ درخشانِ جمال ☆

اس طرف بھی اک نظر مہرِ درخشانِ جمال

ہم بھی رکھتے ہیں بہت مدت سے ارمانِ جمال

تم نے اچھوں پہ کیا ہے خوب فیضانِ جمال

ہم بدوں پر بھی نگاہِ لطف سلطانِ جمال

اک اشارے سے کیا شق ماہِ تاباں آپ نے

مرحبا صد مرحبا صَلِّ علیٰ شانِ جمال

تیری جاں بخشی کے صدقے اے مسیحائے زماں

سنگریزوں نے پڑھا کلمہ ترا جانِ جمال

کب سے بیٹھے ہیں لگائے لو درِ جاناں پہ ہم

ہائے کب تک دید کو ترسیں فدایانِ جمال

فرش آنکھوں کا بچھاؤ رہ گزر میں عاشقو!

ان کے نقشِ پا سے ہوگے مظہرِ شانِ جمال

مر کے مٹی میں ملے وہ نجدیو! بالکل غلط

حسبِ سابق اب بھی ہیں مرقد میں سلطانِ جمال

گرمی محشر گنہگارو! ہے بس کچھ دیر کی

ابر بن کر چھائیں گے گیسوئے سلطانِ جمال

کرکے دعوئ ہمسری کا کیسے منہ کے بل گرا

مٹ گیا وہ جس نے کی توہینِ سلطانِ جمال

حاسدانِ شاہِ دیں کو دیجئے اختر جواب

درحقیقت مصطفےٰ پیارے ہیں سلطانِ جمال

☆......☆......☆

☆ کبھی رہتے وہ اس گھر میں ☆

تلاطم ہے یہ کیسا آنسوؤں کا دیدۂ تر میں

یہ کیسی موجیں آئی ہیں تمنا کے سمندر میں

ہجوم شوق کیسا انتظارِ کوئے دلبر میں
دلِ شیدا سماتا کیوں نہیں اب پہلو و بر میں

تجسس کروٹیں کیوں لے رہا ہے قلبِ مضطر میں
مدینہ سامنے ہے بس ابھی پہنچا میں دم بھر میں

یہ بخششیں ہو رہی ہیں میرے دل میں پہلو و بر میں
کہ دیکھیں کون پہنچے آ گے آگے شہر دلبر میں

مدینے تک پہنچ جاتا کہاں طاقت تھی یہ پر میں
یہ سرور کا کرم ہے، ہے جو بلبل باغِ سرور میں

مدینے کی وہ مرگِ جانفزا گر ہے مقدر میں
امر ہو جائیں گے مر کے دیارِ روح پرور میں

جو تو اے طائر جاں کام لیتا کچھ بھی ہمت سے
نظر بن کر پہنچ جاتے تجلی گاہِ سرور میں

اجالے میں گمے ہوتے تجلّی گاہِ سرور کے
نظر سے چھپکے ہم رہتے تجلّی گاہِ سرور میں

نہ رکھا مجھ کو طیبہ کی قفس میں اس ستم گر نے
ستم کیسا ہوا بلبل پہ یہ قیدِ ستم گر میں

ستم سے اپنے مٹ جاؤ گے تم خود اے ستمگارو!
سنو! ہم کہہ رہے ہیں بے خطر دورِ ستم گر میں

گذر گاہوں میں ان کی میں بچھاتا دیدہ و دل کو
قدم سے نقش بنتے میرے دل میں دیدۂ تر میں

بناتے جلوہ گاہِ ناز میرے دیدہ و دل کو
کبھی رہتے وہ اس گھر میں کبھی رہتے وہ اس گھر میں

مدینے سے رہیں خود دور اُس کو روکنے والے
مدینے میں خود اخترؔ ہے ، مدینہ چشم اخترؔ میں

☆ تیری چوکھٹ پہ ☆

تیری چوکھٹ پہ جو سر اپنا جھکا جاتے ہیں
ہر بلندی کو وہی نیچا دکھا جاتے ہیں

سرفرازیٔ اجل ان کو ملا کرتی ہے
نخوتِ سر جو ترے در پہ مٹا جاتے ہیں

ڈوبے رہتے ہیں تیری یاد میں جو شام و سحر
ڈوبتوں کو وہی ساحل سے لگا جاتے ہیں

اے مسیحا ترے بیمار ہیں ایسے بیمار
جہاں بھر کا دکھ درد مٹا جاتے ہیں

مرنے والے رخِ زیبا پہ ترے جانِ جہاں
عیشِ جاوید کے اسرار بتا جاتے ہیں

آسماں تجھ سے اٹھائے نہ اٹھیں گے سن لے
ہجر کے صدمے جو عشاق اٹھا جاتے ہیں

ذکرِ سرکار ﷺ بھی کیا آگ ہے جس سے سنی
بیٹھے بیٹھے دلِ نجدی کو جلا جاتے ہیں

جن کو شیرینی میلاد سے گھن آتی ہے
آنکھ کے اندھے انہیں کوّا کھلا جاتے ہیں

دشتِ طیبہ میں نہیں کیل کا کھٹکا اخترؔ
نازک اندام وہاں برہنہ پا جاتے ہیں

☆......☆......☆

☆ ان کے در کی بھیک اچھی ☆

بُوالہوس سُن سیم و زر کی بندگی اچھی نہیں
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

سروری کیا چیز ہے ان کی گدائی کے حضور
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

انکی چوکھٹ چوم کر خود کہہ رہی ہے سروری
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

سروری خود ہے بھکارن بندگانِ شاہ کی
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

سروری پا کر بھی کہتے ہیں گدایانِ حضور
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

تاج خود را کاسہ کردہ گوید ایں جا تاجور
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

تاج کو کاسہ بنا کر تاجور کہتے ہیں یوں
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

مفتی اعظم یکے از مردمانِ مصطفےٰ
اس رضائے مصطفےٰ سے دشمنی اچھی نہیں

حجتہ الاسلام اے حامد رضا بابائے من
تم کو بن دیکھے ہماری زندگی اچھی نہیں

خاکِ طیبہ کی طلب میں خاک ہو یہ زندگی
خاکِ طیبہ اچھی اپنی زندگی اچھی نہیں

آرزو مندانِ گل کانٹوں سے بچتے ہیں کہیں
خارِ طیبہ سے تری پہلو تہی اچھی نہیں

وشتِ طیبہ کے فدائی سے جناں کا تذکرہ
جو رلا دے خون ایسی دل لگی اچھی نہیں

وشتِ طیبہ چھوڑ کر میں سیرِ جنت کو چلوں
رہنے دیجے شیخ جی دیوانگی اچھی نہیں

جو جنونِ خلد میں کوؤں کو دے بیٹھے دھرم
ایسے اندھے شیخ جی کی پیروی اچھی نہیں

عقل چوپایوں کو دے بیٹھے حکیمِ تھانوی
میں نہ کہتا تھا کہ صحبت دیو کی اچھی نہیں

یادِ جاناں میں معاذ اللہ ہستی کی خبر
یادِ جاناں میں کسی سے آگہی اچھی نہیں

شامِ ہجراں میں ہمیں ہے جستجو اس مہر کی
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

طوقِ تہذیبِ فرنگی توڑ ڈالو مومنو!
تیرگی انجام ہے یہ روشنی اچھی نہیں

شاخِ گل پر ہی بنائیں گے عنادِل آشیاں
برق سے کہہ دو کہ ہم سے ضد تری اچھی نہیں

جو پیا کو بھائے اخترؔ وہ سہانا راگ ہے
جس سے ناخوش ہوں پیا وہ راگنی اچھی نہیں

☆......☆......☆

☆ ذوقِ طلب ☆

گر ہمیں ذوقِ طلب سا رہنما ملتا نہیں
راستہ ملتا نہیں اور مدعا ملتا نہیں

جھک کے مہر و ماہ گویا دے رہے ہیں یہ صدا
دُوسَرا میں کوئی تم سا دُوسرا ملتا نہیں

اِبْتَغُوْا فرما کے گویا رب نے یہ فرما دیا
بے وسیلہ نجدیو! ہر گز خدا ملتا نہیں

ان سے امیدِ وفا اے دل محض بیکار ہے
اہلِ دنیا سے محبت کا صلہ ملتا نہیں

کس نے تجھ سے کہہ دیا دل بے غرض آتے ہیں وہ
بے غرض نادان کوئی بے وفا ملتا نہیں

دیکھتے ہی دیکھتے سب اپنے بیگانے ہوئے
اب تو ڈھونڈے سے بھی کوئی آشنا ملتا نہیں

لَو لگاتا کیوں نہیں بابِ شہِ کونین سے
ہاتھ اٹھا کر دیکھ تو پھر ان سے کیا ملتا نہیں

تیرے میخانے میں جو کھینچی تھی وہ مے کیا ہوئی
بات کیا ہے آج پینے کا مزہ ملتا نہیں

ساقیا تیری نگاہِ ناز مے کی جان تھی
پھیر لی تو نے نظر تو وہ نشہ ملتا نہیں

پینے والے دیکھ پی کر آج ان کی آنکھ سے
پھر یہ عالم ہوگا کہ خود کا پتہ ملتا نہیں

اخترِ خستہ عبث در در پھرا کرتا ہے تو
جُز درِ احمد ﷺ کہیں سے مدعا ملتا نہیں

☆......☆......☆

☆ بندہ پرور ایڑیاں ☆

عرش پر ہیں اُن کی ہر سو جلوہ گستر ایڑیاں
گہ بہ شکل بدر ہیں گہ مہرِ انور ایڑیاں

میں فدا کیا خوب ہیں تسکینِ مضطر ایڑیاں
روتی صورت کو ہنسا دیتی ہیں اکثر ایڑیاں

دافعِ ہر کرب و آفت ہیں وہ یاور ایڑیاں
بندۂ عاصی پہ رحمت بندہ پرور ایڑیاں

غنچۂ امید ان کی دید کا ہوگا کبھی
پھول کہ ہیں اب نظر میں ان کی خوشتر ایڑیاں

نور کے ٹکڑوں پہ ان کے بدر و اختر بھی فدا
مرحبا کتنی ہیں پیاری ان کی دلبر ایڑیاں

یا خدا تا وقتِ رخصت جلوہ افگن ہی رہیں

آسمانِ نور کی وہ شمسِ اظہر ایڑیاں

ان کی رفعت واہ واہ کیا بات اخترؔ دیکھ لو

عرشِ اعظم پر بھی پہنچیں ان کی برتر ایڑیاں

☆......☆......☆

☆ شمس وقمر کا جواب ☆

تمہارے در پہ جو میں باریاب ہوجاؤں

قسم خدا کی شہا کامیاب ہو جاؤں

جو پاؤں بوسۂ پائے حضور کیا کہنا

میں ذرّہ شمس و قمر کا جواب ہو جاؤں

مری حقیقتِ فانی بھی کچھ حقیقت ہے
مروں تو آج خیال اور خواب ہوجاؤں

جہاں کے قوس وقزح سے فریب کھائے کیوں
میں اپنے قلب و نظر کا حجاب ہو جاؤں

جہاں کی بگڑی اسی آستاں پہ بنتی ہے
میں کیوں نہ وقفِ درِ آنجناب ہو جاؤں

تمہارا نام لیا ہے تلاطمِ غم میں
میں اب تو پار رسالت مآب ہو جاؤں

یہ میری دوری بدل جائے قرب سے اختؔر
اگر وہ چاہیں تو میں باریاب ہو جاؤں

☆......☆......☆

☆ اپنے در پہ جو بلاؤ ☆

اپنے در پہ جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو
میری بگڑی جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

قیدِ شیطاں سے چھڑاؤ تو بہت اچھا ہو
مجھ کو اپنا جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

گردشِ دور نے پامال کیا مجھ کو حضور
اپنے قدموں میں سلاؤ تو بہت اچھا ہو

یوں تو کہلاتا ہوں بندہ میں تمہارا لیکن
اپنا کہہ کے جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو

غمِ پیہم سے یہ بستی مری ویران ہوئی
دل میں اب خود کو بساؤ تو بہت اچھا ہو

کیف اس بادۂ گلنار سے ملتا ہی نہیں

اپنی آنکھوں سے پلاؤ تو بہت اچھا ہو

تم تو مُردوں کو جِلا دیتے ہو میرے آقا

میرے دل کو بھی جِلاؤ تو بہت اچھا ہو

جس نے شرمندہ کیا مہر و مہ و انجم کو

اک جھلک پھر وہ دکھاؤ تو بہت اچھا ہو

رو چکا یوں تو میں اوروں کے لئے خوب مگر

اپنی الفت میں رلاؤ تو بہت اچھا ہو

یوں نہ اختؔر کو پھراؤ مرے مولیٰ در در

اپنی چوکھٹ پہ بٹھاؤ تو بہت اچھا ہو

☆......☆......☆

☆ عجب انجمن آرائی ہو ☆

درِ جاناں پہ فدائی کو اجل آئی ہو
زندگی آکے جنازے پہ تماشائی ہو

تیری صورت جو تصوّر میں اُتر آئی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

نیک ساعت سے اجل عیشِ ابد لائی ہو
درِ جاناں پہ کوئی محوِ جبیں سائی ہو

سنگِ در پر ترے یوں ناصیہ فرسائی ہو
خود کو بھولا ہوا جاناں ترا شیدائی ہو

خود بخود خلد وہاں کھنچ کے چلی آئی ہو
دشتِ طیبہ میں جہاں بادیہ پیمائی ہو

موسمِ مے ہو وہ گیسو کی گھٹا چھائی ہو
چشمِ ساقی سے پئیں جلسۂ صہبائی ہو

چاندنی رات میں پھر مے کا وہ اک دور چلے
بزمِ افلاک کو بھی حسرتِ مے آئی ہو

ان کے دیوانے کھلی بات کہاں کرتے ہیں
بات سمجھے وہی جو صاحبِ دانائی ہو

مہرِ خاور پہ جمائے نہیں جمتی نظریں
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

دشتِ طیبہ میں چلوں چل کے گروں گر کے چلوں
ناتوانی مری صد رشکِ توانائی ہو

گل ہو جب اخترِ خستہ کا چراغِ ہستی
اس کی آنکھوں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

☆ دیارِ مدینہ ☆

وہ چھائی گھٹا بادہ بارِ مدینہ
پیئے جھوم کر جاں نثارِ مدینہ

وہ چمکا وہ چمکا منارِ مدینہ
قریب آرہا ہے دیارِ مدینہ

نہا لیں گنہ گار ابرِ کرم میں
اُٹھا دیکھئے وہ غبارِ مدینہ

خدا یاد فرمائے سوگندِ طیبہ
زہے عظمت و افتخارِ مدینہ

اگر دیکھے رضواں چمن زارِ طیبہ
کہے دیکھ کر یوں وہ خارِ مدینہ

مدینے کے کانٹے بھی صد رشکِ گل ہیں
عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ

نہیں جچتی جنت بھی نظروں میں ان کی
جنہیں بھا گیا خار زارِ مدینہ

مری جان سے بھی وہ نزدیک تر ہیں
وہ مولائے ہر بے قرارِ مدینہ

کروں فکر کیا میں غمِ زندگی کی
میں ہوں بندۂ غم گسارِ مدینہ

چلا دورِ ساغر مے ناب چھلکی
رہے تشنہ کیوں بادہ خوارِ مدینہ

چلا کون خوشبو لٹاتا کہ اب تک
ہے مہکی ہوئی رہ گذارِ مدینہ

سحر دن ہے اور شامِ طیبہ سحر ہے
انوکھے ہیں لیل و نہارِ مدینہ

بلا اخترِ خستہ جاں کو بھی در پہ
میں صدقے ترے شہریارِ مدینہ

☆......☆......☆

☆ نعرۂ رسالت ☆

صدرِ بزمِ کثرت ، یا رسول اللہ ﷺ
رازدارِ وحدت ، یا رسول اللہ ﷺ
ہر جہاں کی رحمت ، یا رسول اللہ ﷺ
بہترین خلقت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

محوِ خوابِ غفلت ، یا رسول اللہ ﷺ

ہوگئی یہ امت ، یا رسول اللہ ﷺ

سو یا بختِ ملت ، یا رسول اللہ ﷺ

کیجئے عنایت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

صاحبِ ہدایت ، یا رسول اللہ ﷺ

چھایا ابرِ ظلمت ، یا رسول اللہ ﷺ

ناتواں ہے امت ، یا رسول اللہ ﷺ

کیجئے حمایت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

درپئے شرارت ، یا رسول اللہ ﷺ

کفر کی جماعت ، یا رسول اللہ ﷺ

ناتواں ہے امت ، یا رسول اللہ ﷺ

کیجئے حمایت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

مالکِ شفاعت ، یا رسول اللہ ﷺ

بیکسوں کی طاقت ، یا رسول اللہ ﷺ

میزبانِ امت ، یا رسول اللہ ﷺ

ایک جامِ شربت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

آپ کی اطاعت ، یا رسول اللہ ﷺ

وہ خدا کی طاعت ، یا رسول اللہ ﷺ

جس کو ہو بصیرت ، یا رسول اللہ ﷺ

دیکھے شانِ قربت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

دید کے ہوں طالب جب خدا سے موسیٰ

ان سے لَنْ تَرَانِیْ کہہ دے رب تمہارا

پر تمہارے رب سے تم کو میرے مولیٰ

ہے پیامِ وصلت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

کرنا تھا خدا کو ہم پہ آشکارا

آخری نبی ہے اس کو سب سے پیارا

کوئی بھی نبی ہو پچھلی امتوں کا

تم کو سب پہ سبقت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

تم کو جو بتائے اپنا جیسا انساں

کور چشم ہے وہ دو جہاں کے سلطاں

دیو کا ہے بندہ وہ عدوِّ رحماں

جس کو تم سے نفرت، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

تم ہو نورِ یزداں شمعِ بزمِ امکاں

تم ہو وجہِ ہر شے دہر کی رگِ جاں

تم سے کوہ و صحرا تم سے یہ گلستاں

تم بقاءِ خلقت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

دہر میں ہے کیا شے تم سے جو نہاں ہے

تم پہ حالِ اخترؔ بالیقیں عیاں ہے

بس مری خموشی ہی مری زباں ہے

کیا کروں شکایت ، یا رسول اللہ ﷺ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

☆......☆......☆

☆ موت بہتر ہے ایسے جینے سے ☆

دور اے دل رہیں مدینے سے

موت بہتر ہے ایسے جینے سے

ان سے میرا سلام کہہ دینا

جا کے تو اے صبا قرینے سے

ہر گلِ گلستاں معطر ہے

جانِ گلزار کے پسینے سے

یوں چمکتے ہیں ذرّے طیبہ کے
جیسے بکھرے ہوئے نگینے سے

ذکرِ سرکار ﷺ کرتے ہیں مومن
کوئی مر جائے جل کے کینے سے

بارگاہِ خدا میں کیا پہونچے
گر گیا جو نبی کے زینے سے

پیجئے چشمِ ناز سے ان کی
میکشوں کا بھلا ہے پینے سے

اس تجلّی کے سامنے اختر
گل کو آنے لگے پسینے سے

☆......☆......☆

☆ بلبلِ بستانِ مدینہ ☆

میری خلوت میں مزے انجمن آرائی کے
صدقے جاؤں میں انیسِ شب تنہائی کے

اُن کے صدقے میں ملا مول انوکھا مجھ کو
ہوگئے دونوں جہاں آپ کے شیدائی کے

سر ہے سجدے میں خیال رُخِ جاناں دل میں
ہم کو آتے ہیں مزے ناصیہ فرسائی کے

سجدہ بے الفتِ سرکار عبث ہے نجدی
مہرِ لعنت ہیں یہ سب داغ جبیں سائی کے

وشتِ طیبہ میں گمادے مجھے اے جوشِ جنوں
خوب لینے دے مزے بادیہ پیمائی کے

وہ رگِ جان دو عالم ہیں بڑے بھائی نہیں

ہیں یہ سب پھندے بُرے تیرے بڑے بھائی کے

میں تو ہوں بلبلِ بستانِ مدینہ اختؔر

حوصلے مجھ کو نہیں قافیہ آرائی کے

☆......☆......☆

☆ نظارے بدل گئے ☆

غیر اپنے ہوگئے ، جو ہمارے بدل گئے

نظریں بدل گئیں تو نظارے بدل گئے

کس کو سنایئے گا یہاں غم کی داستاں

جو غم میں ساتھ دیتے وہ سارے بدل گئے

ڈھونڈے سے پایئے گا نہ پہلی سی مستیاں
بدلی شرابِ کہنہ وہ پیالے بدل گئے

اس دورِ مصلحت میں وفا کوئی شے نہیں
گاہے ہوئے ہمارے تو گاہے بدل گئے

اختر لگایئے لو نبی کریم سے
کیا فکر اہلِ دنیا جو سارے بدل گئے

☆......☆......☆

☆ درِ احمد ﷺ ☆

درِ احمد پہ اب میری جبیں ہے
مجھے کچھ فکرِ دو عالم نہیں ہے

مجھے کل اپنی بخشش کا یقیں ہے
کہ الفت ان کی دل میں جاگزیں ہے

بہاریں یوں تو جنت میں ہیں لاکھوں
بہارِ دشتِ طیبہ پر کہیں ہے

میں وصفِ ماہِ طیبہ کر رہا ہوں
بلا سے گر کوئی چیں بر جبیں ہے

عبث جاتا ہے تو غیروں کی جانب
کہ بابِ رحمتِ رحماں یہیں ہے

گنہگارو! نہ گھبراؤ کہ اپنی
شفاعت کو شفیعُ المذنبیں ہے

فریبِ نفس میں ہمدم نہ آنا
بچے رہنا یہ مارِ آستیں ہے

دلِ بیتاب سے اختؔر یہ کہہ دو

سنبھل جائے مدینہ اب قریں ہے

☆......☆......☆

☆ مدینہ آنے والا ہے ☆

سنبھل جا اے دلِ مضطر مدینہ آنے والا ہے

لُٹا اے چشمِ تر گوہر مدینہ آنے والا ہے

قدم بن جائے میرا سر مدینہ آنے والا ہے

بچھوں رہ میں نظر بن کر مدینہ آنے والا ہے

جو دیکھے ان کا نقشِ پا خدا سے وہ نظر مانگوں

چراغِ دل چلوں لے کر مدینہ آنے والا ہے

کرم ان کا چلا یوں دل سے کہتا راہِ طیبہ میں
دلِ مضطر تسلی کر مدینہ آنے والا ہے

مدینہ کی نچھاور ہیں یہ میرا دل مری آنکھیں
نچھاور ہوں مدینہ پر مدینہ آنے والا ہے

الٰہی میں طلب گارِ فنا ہوں خاکِ طیبہ میں
الٰہی کر نثارِ در مدینہ آنے والا ہے

مدینہ کو چلا میں بے نیازِ رہبرِ منزل
رہِ طیبہ ہے خود رہبر مدینہ آنے والا ہے

مجھے کھینچے لئے جاتا ہے شوقِ کوچۂ جاناں
کھنچا جاتا ہوں میں یکسر مدینہ آنے والا ہے

وہ چمکا گنبدِ خضریٰ وہ شہرِ پُر ضیاء آیا
ڈھلے اب نور میں پیکر مدینہ آنے والا ہے

جہاں سے بے خبر ہو کر چلو خلدِ مدینہ میں
چلو اب ہوش کی پی کر مدینہ آنے والا ہے

مدینے میں کھلے بابِ حیاتِ نو بطرزِ نو
بدل ڈالو کہن دفتر مدینہ آنے والا ہے

ذرا اے مرکبِ عمرِ رواں چل برق کی صورت
دکھا پرواز کے جوہر مدینہ آنے والا ہے

طلب گارِ مدینہ تک مدینہ خود ہی آجائے
تو دنیا سے کنارہ کر مدینہ آنے والا ہے

مدینہ آگیا اب دیر کیا ہے صرف اتنی سی
تو خالی کر یہ دل کا گھر مدینہ آنے والا ہے

فلک شاید زمیں پر رہ گیا خاکِ گزر بن کر
بچھے ہیں راہ میں اختر مدینہ آنے والا ہے

فضائیں مہکی مہکی ہیں ہوائیں بھینی بھینی ہیں
بسی ہے کیسی مشکِ تر مدینہ آنے والا ہے

قمر آیا ہے شاید ان کے تلووں کی ضیاء لینے
بچھا ہے چاند کا بستر مدینہ آنے والا ہے

محمد (ﷺ) کے گدا کچھ فرش والے ہی نہیں دیکھو
وہ آتا ہے شہِ خاور مدینہ آنے والا ہے

غبارِ راہِ انور کس قدر پرنور ہے اخترؔ
تنی ہے نور کی چادر مدینہ آنے والا ہے

☆......☆......☆

☆ زلفِ عنبریں ☆

پی کے جو مست ہوگیا بادۂ عشقِ مصطفیٰ
اس کی خدائی ہوگئی اور وہ خدا کا ہوگیا

کہہ دیا قاسِمٌ اَنَا دونوں جہاں کے شاہ نے
یعنی درِ حضور پہ بٹتی ہے نعمت خدا

عرصۂ حشر میں کھلی انکی وہ زلفِ عنبریں
مینہ وہ جھوم کر گرا چھائی وہ دیکھئے گھٹا

گردشِ چشمِ ناز میں صدقے ترے یہ کہہ تو دے
لے چلو اس کو خلد میں یہ تو ہمارا ہوگیا

☆......☆......☆

☆ مستِ مئے الست ☆

مستِ مئے الست ہے وہ بادشاہِ وقت ہے
بندۂ در جو ہے ترا وہ بے نیازِ تخت ہے
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ان کی گدائی کے طفیل ہم کو ملی سکندری
رنگ یہ لائی بندگی اوج پہ اپنا بخت ہے
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

گردشِ دور یانبی ویران دل کو کر گئی
تاب نہ مجھ میں اب رہی دل مرا لخت لخت ہے
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

غنچۂ دل کھلائیے جلوۂ رخ دکھائیے

جامِ نظر پلائیے تشنگی مجھ کو سخت ہے

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اخترِ خستہ طیبہ کو سب چلے تم بھی اب چلو

جذب سے دل کے کام لو اٹھو کہ وقتِ رفت ہے

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

☆......☆......☆

☆ سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت ☆

نہاں جس دل میں سرکارِ دو عالم کی محبت ہے

وہ خلوت خانۂ مولیٰ ہے وہ دل رشکِ جنت ہے

خلائق پر ہوئی روشن ازل سے یہ حقیقت ہے

دو عالم میں تمہاری سلطنت ہے بادشاہت ہے

خدا نے یاد فرمائی قسم خاکِ کفِ پا کی

ہوا معلوم طیبہ کی دو عالم پر فضیلت ہے

سوائے میرے آقا کے سبھی کے رشتے ہیں فانی

وہ قسمت کا سکندر ہے جسے آقا سے نسبت ہے

یہی کہتی ہے رندوں سے نگاہِ مست ساقی کی

درِ میخانہ وا ہے میکشوں کی عام دعوت ہے

غمِ شاہِ ولیٰ میں مرنے والے تیرا کیا کہنا

تجھے لَا یَحْزَنُوْا کی تیرے مولیٰ سے بشارت ہے

اٹھے شورِ مبارکباد ان سے جا ملا اخترؔ

غمِ جاناں میں کس درجہ حسیں انجامِ فرقت ہے

☆ جانِ بہاراں ☆

شہنشاہِ دو عالم کا کرم ہے
مرے دل کو میسر اُن کا غم ہے

یہیں رہتے ہیں وہ جانِ بہاراں
یہ دنیا دل کی رشکِ صد ارم ہے

بھلا دعوے ہیں ان سے ہمسری کے
سرِ عرشِ بریں جن کا قدم ہے

یہ دربارِ نبی ہے جس کے آگے
نہ جانے عرشِ اعظم کب سے خم ہے

ترس کھاؤ میری تشنہ لبی پر
مری پیاس اور اک جام ؟ کم ہے

دلِ بیتاب کو بہلاؤں کیسے
بڑھے گی اور بے تابی ستم ہے
یہاں قابو میں رکھیے دل کو اختؔر
یہ دربار شہنشاہِ امم ہے

☆......☆......☆

☆ تاروں کی انجمن ☆

تاروں کی انجمن میں یہ بات ہو رہی ہے
مرکز تجلیوں کا خاکِ درِ نبی ہے

ذرے یہ کہہ رہے ہیں، اس نور کے قدم سے
یہ آب و تاب لے کر ہم نے جہاں کو دی ہے

یکتا ہیں جس طرح وہ ہے ان کا غم بھی یکتا

خوش ہوں کہ مجھ کو دولت انمول مل گئی ہے

پھر کیوں کہوں پریشاں ہو کر بقول شخصے

یکتا کے غم میں اب بھی بے کیف زندگی ہے

☆......☆......☆

☆ اے نسیمِ کوئے جاناں ☆

ترے دامنِ کرم میں جسے نیند آگئی ہے

جو فنا نہ ہوگی ایسی اسے زندگی ملی ہے

مجھے کیا پڑی کسی سے کروں عرض مدعا میں

مری لو تو بس انہیں کے درِ جود سے لگی ہے

وہ جہان بھر کے داتا مجھے پھیر دیں گے خالی؟

مری توبہ اے خدا یہ مرے نفس کی بدی ہے

جو پڑے سوال آئے مجھے دیکھ کر یہ بولے!

اسے چین سے سلاؤ کے یہ بندۂ نبی ہے

میں مروں تو میرے مولیٰ یہ ملائکہ سے کہہ دیں

کوئی اس کو مت جگانا ابھی آنکھ لگ گئی ہے

میں گناہ گار ہوں اور بڑے مرتبوں کی خواہش

تو مگر کریم ہے خو تری بندہ پروری ہے

تری یاد تھپکی دیکر مجھے اب شہا سلا دے

مجھے جاگتے ہوئے یوں بڑی دیر ہوگئی ہے

اے نسیمِ کوئے جاناں ذرا سوئے بدنصیباں

چلی آ کھلی ہے تجھ پہ جو ہماری بے کسی ہے

ترا دل شکستہ اختؔر اسی انتظار میں ہے
کہ ابھی نویدِ وصلت ترے در سے آ رہی ہے

☆......☆......☆

☆ فرقتِ طیبہ ☆

فرقتِ طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے
میں مدینے کو چلوں وہ دن پھر آئے خیر سے

دل میں حسرت کوئی باقی رہ نہ جائے خیر سے
راہِ طیبہ میں مجھے یوں موت آئے خیر سے

میرے دن پھر جائیں یارب شب وہ آئے خیر سے
دل میں جب ماہِ مدینہ گھر بنائے خیر سے

رات میری دن بنے ان کی لقائے خیر سے
قبر میں جب ان کی طلعت جگمگائے خیر سے

ہیں غنی کے در پہ ہم بستر جمائے خیر سے
خیر کے طالب کہاں جائیں گے جائے خیر سے

وہ خرامِ ناز فرمائیں جو پائے خیر سے
کیا بیاں ہو زندگی وہ دل جو پائے خیر سے

مر کے بھی دل سے نہ جائے اُلفتِ باغِ نبی
خلد میں بھی باغِ جاناں یاد آئے خیر سے

رنج و غم ہوں بے نشاں آئے بہارِ بے خزاں
دل میں میرے باغِ جاناں کی ہوائے خیر سے

اس طرف بھی دو قدم جلوے خرامِ ناز کے
رہگذر میں ہم بھی ہیں آنکھیں بچھائے خیر سے

انتظار ان سے کہے ہے بزبان چشم نم
کب مدینہ میں چلوں کب تو بلائے خیر سے

شام تنہائی بنے رشک ہزاراں انجمن
یادِ جاناں دل میں یوں دھومیں مچائے خیر سے

فرقت طیبہ کے ہاتھوں جیتے جی مردہ ہوئے
موت یا رب ہم کو طیبہ میں جلائے خیر سے

ہو مجھے سیر گلستان مدینہ یوں نصیب
میں بہاروں میں چلوں خود کو گمائے خیر سے

زندہ باد اے آرزوئے باغ طیبہ زندہ باد
تیرے دم سے ہیں زمانے کے ستائے خیر سے

نجدیوں کی چیرہ دستی یا الٰہی تا بکے
یہ بلائے نجدیہ طیبہ سے جائے خیر سے

جھانک لو آنکھوں میں ان کی حسرتِ طیبہ لئے

زائرِ طیبہ ضیائے طیبہ لائے خیر سے

ہے یہ طیبہ کا پیام اے طالبِ عیشِ دوام

جنتِ طیبہ میں آ ہستی مٹائے خیر سے

سنگِ در سے آملے طیبہ میں اب تو جا ملے

آگئے در پہ تیرے، تیرے بلائے خیر سے

گوش بر آواز ہوں قدسی بھی اس کے گیت پر

باغِ طیبہ میں جب اخترؔ گنگنائے خیر سے

☆......☆......☆

☆ سامانِ عشرت ☆

اپنے رِندوں کی ضیافت کیجئے
جامِ نظارہ عنایت کیجئے

ساقیِ کوثر دہائی آپ کی
سوختہ جانوں پہ رحمت کیجئے

دیجئے میری محبت کو ہوا
اس طرف چشمِ محبت کیجئے

قیدِ غم میں خوش رہوں میں عمر بھر
یوں گرفتارِ محبت کیجئے

خود کو بھولوں آپ کی الفت میں میں
مجھ کو یوں مدہوشِ الفت کیجئے

کیجئے اپنا محض اپنا مجھے
قطع میری سب سے نسبت کیجئے

دفع ہو طیبہ سے یہ نجدی بلا
یا رسول اللہ ﷺ عجلت کیجئے

مانگ لیجے خاکِ طیبہ میں جگہ
خاکِ میں سامانِ عشرت کیجئے

ان پہ مرنا ہے دوامِ زندگی
موت سے پھر کیوں نہ الفت کیجئے

جان لینے آئیں وہ جانِ جہاں
موت سے پھر کیسے نفرت کیجئے

زندگی ہے سدِّ راہِ دوستاں
کس لئے جینے کی حسرت کیجئے

ان پہ مرجانے کی رکھیے آرزو
یوں صدا جینے کی صورت کیجئے

ظلمتوں میں روشنی کے واسطے
داغِ سینہ کی حفاظت کیجئے

آتشِ دوزخ بجھانے کے لئے
تیز تر نارِ محبت کیجئے

تیز کیجئے سینۂ نجدی کی آگ
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

کیجئے یادِ ختامُ الانبیاء
ختم یوں ہر رنج و کلفت کیجئے

طے ہو نامِ پاک پر میری کتاب
یہ کرم ختمِ رسالت کیجئے

جُدْ بِوَصْلٍ دَائِمٍ یَا سَیِّدِی
ختم اب یہ دورِ فرقت کیجئے

انتظارِ جانِ جاں ہے جان کو
یا رسول اللہ ﷺ کی کثرت کیجئے

دینگے وہ خود ہی محبت کا صلہ
مرتے دم ان کی زیارت کیجئے

ٹھنڈے ٹھنڈے خوشبوؤں میں بس چلیں
یادِ گیسو وقتِ رحلت کیجئے

غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے
دستگیری میرے حضرت کیجئے

رحلتِ اخترؔ کا ہنگام آ گیا
سایۂ رحمت میں رخصت کیجئے

☆ وجہِ نشاطِ زندگی ☆

وجہِ نشاطِ زندگی راحتِ جاں تم ہی تو ہو
روحِ روانِ زندگی جانِ جہاں تم ہی تو ہو

تم جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا تم جو نہ ہو تو کچھ نہ ہو
جانِ جہاں تم ہی تو ہو جانِ جناں تم ہی تو ہو

تاجِ وقارِ خاکیاں نازشِ عرش و عرشیاں
فخرِ زمین و آسماں فخرِ زماں تم ہی تو ہو

کس سے کروں بیانِ غم کون سنے فغانِ غم
پاؤں کہاں امانِ غم امن و اماں تم ہی تو ہو

روح و روانِ زندگی تاب و توانِ زندگی
امن و امانِ زندگی شاہ شہاں تم ہی تو ہو

تم ہو چراغِ زندگی تم ہو جہاں کی روشنی

مہر و مہ و نجوم میں جلوہ کناں تم ہی تو ہو

تم سے جہانِ رنگ و بو تم ہو چمن کی آبرو

جانِ بہارِ گلستاں سروِ چماں تم ہی تو ہو

تم ہو قوام زندگی تم سے ہے زندگی بنی

تم سے کہے ہے زندگی روح رواں تم ہی تو ہو

اصلِ شجر میں ہو تم ہی نخل و ثمر میں ہو تم ہی

ان میں عیاں تم ہی تو ہو ان میں نہاں تم ہی تو ہو

تم ہو نمودِ اولیں شمعِ ابد بھی ہو تم ہی

شاہِ زمن یہاں، وہاں سکہ نشاں تم ہی تو ہو

اختر کی ہے مجال کیا محشر میں سب ہیں دم بخود

سب کی نظر تم ہی پہ ہے سب کی زباں تم ہی تو ہو

☆ مصطفائے ذاتِ یکتا آپ ہیں ☆

مصطفائے ذاتِ یکتا آپ ہیں
یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں

آپ جیسا کوئی ہوسکتا نہیں
اپنی ہر خوبی میں تنہا آپ ہیں

آب و گِل میں نور کی پہلی کرن
جانِ آدم جانِ حوّا آپ ہیں

حسنِ اوّل کی نمودِ اوّلیں
بزمِ آخر کا اجالا آپ ہیں

لامکاں تک جس کی پھیلی روشنی
وہ چراغِ عالم آرا آپ ہیں

ہے نمک جس کا خمیرِ حسن میں
وہ ملیحِ حسن آرا آپ ہیں

زیب و زینِ خاک و فخرِ خاکیاں
زینتِ عرش معلیٰ آپ ہیں

نازشِ عرش و وقارِ عرشیاں
صاحبِ قوسین و ادنیٰ آپ ہیں

آپ کی طلعت خدا کا آئینہ
جس میں چمکے حق کا جلوہ آپ ہیں

آپ کی رؤیت ہے دیدارِ خدا
جلوہ گاہِ حق تعالیٰ آپ ہیں

آپ کو رب نے کیا اپنا حبیب
ساری خلقت کا خلاصہ آپ ہیں

آپ کی خاطر بنائے دو جہاں
اپنی خاطر جو بنایا آپ ہیں

جاں توئی جاناں قرارِ جاں توئی
جانِ جاں جانِ مسیحا آپ ہیں

پیکرِ ہر شے میں جاں بن کر نہاں
پردوں پردوں میں ہویدا آپ ہیں

آپ سے خود آپ کا سائل ہوں میں
جانِ جاں میری تمنا آپ ہیں

آپ کی طلعت کو دیکھا جان دی
قبر میں پہنچا تو دیکھا آپ ہیں

بر درت آمد گدا بہرِ سوال
ہو بھلا اخترؔ کا داتا آپ ہیں

☆ منوّر میری آنکھوں کو ☆

منور میری آنکھوں کو مرے شمس الضحیٰ کردیں
غموں کی دھوپ میں وہ سایۂ زلفِ دوتا کردیں

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

جہاں میں ان کی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کردیں
زمیں کو آسماں کردیں ثریا کو ثریٰ کردیں

فضا میں اڑنے والے یوں نہ اِترائیں ندا کردیں
وہ جب چاہیں جسے چاہیں اسے فرماں رَوا کردیں

ہر اک موجِ بلا کو میرے مولیٰ ناخدا کردیں
مری مشکل کو یوں آساں مرے مشکل کشا کردیں

ہر اک موجِ بلا کو بحرِ غم میں ناخدا کردیں

مری مشکل کو یوں آساں مرے مشکل کشا کردیں

عطا ہو بے خودی مجھ کو خودی میری ہوا کردیں

مجھے یوں اپنی الفت میں مرے مولیٰ فنا کردیں

جہاں میں عام پیغامِ شہ احمد رضا کردیں

پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدیدِ وفا کردیں

نبی سے ہو جو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں

پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کردیں

تبسم سے گماں گزرے شبِ تاریک پر دن کا

ضیاءِ رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کردیں

شبِ تاریک پر دن کا گماں گزرے تبسم سے

ضیاءِ رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کردیں

کسی کو وہ ہنساتے ہیں کسی کو وہ رلاتے ہیں
وہ یونہی آزماتے ہیں وہ اب تو فیصلہ کردیں

گلِ طیبہ میں مل جاؤں گلوں میں مل کے کھل جاؤں
حیاتِ جاودانی سے مجھے یوں آشنا کردیں

یہ دورِ آزمائش ہے انہیں منظور ہے جب تک
نہ چاہیں تو ابھی وہ ختم دورِ ابتلا کردیں

سگِ آوارۂ صحرا سے اُکتا سی گئی دنیا
بچاؤ اب زمانے کا سگانِ مصطفٰے کردیں

زمانہ خوگرِ مے ہے نئی مے کی ضرورت ہے
پلا کر اپنی نظروں سے وہ تجدیدِ نشہ کردیں

مجھے کیا فکر ہو اختؔر مرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتارِ بلا کردیں

☆ فرشتے جس کے زائر ہیں ☆

فرشتے جس کے زائر ہیں مدینے میں وہ تربت ہے
یہ وہ تربت ہے جس کو عرشِ اعظم پر فضیلت ہے

بھلا دشتِ مدینہ سے چمن کو کوئی نسبت ہے
مدینے کی فضا رشکِ بہارِ باغِ جنت ہے

مدینہ گر سلامت ہے تو پھر سب کچھ سلامت ہے
خدا رکھے مدینے کو اسی کا دم غنیمت ہے

مدینہ ایسا گلشن ہے جو ہر گلشن کی زینت ہے
بہارِ باغِ جنت بھی مدینے کی بدولت ہے

مدینہ چھوڑ کر سیر جناں کی کیا ضرورت ہے
یہ جنت سے بھی بہتر ہے یہ جیتے جی کی جنت ہے

ہمیں کیا حق تعالٰی کو مدینے سے محبت ہے

مدینے سے محبت ان سے الفت کی علامت ہے

گداگر ہے جو اس گھر کا وہی سلطان قسمت ہے

گدائی اس درِ والا کی رشکِ بادشاہت ہے

جو مستغنی ہوا ان سے مقدر اس کا خیبت ہے

خلیل اللہ کو ہنگامِ محشر ان کی حاجت ہے

الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے دکھا دینا

جہاں رحمت برستی ہے جہاں رحمت ہی رحمت ہے

مدینہ چھوڑ کر جنت کی خوشبو مل نہیں سکتی

مدینے سے محبت ہے تو جنت کی ضمانت ہے

زمیں میں وہ محمد ہیں وہ احمد آسمانوں میں

یہاں بھی ان کا چرچا ہے وہاں بھی ان کی مدحت ہے

یہاں بھی انکی چلتی ہے وہاں بھی انکی چلتی ہے
مدینہ راجدھانی ہے دو عالم پر حکومت ہے

غضب ہی کردیا اختؔر مدینے سے چلے آئے
یہ وہ جنت ہے جس کی عرش والوں کو بھی حاجت ہے

مدینہ چھوڑ کر اختؔر بھلا کیوں جائیں جنت کو
یہ جنت کیا ہر اک نعمت مدینے کی بدولت ہے

☆......☆......☆

☆ سب مدینے چلیں ☆

تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں
جانبِ طیبہ سب کے سفینے چلے

میکشو! آؤ آؤ مدینے چلیں
بادۂ خلد کے جام پینے چلیں

جی گئے وہ مدینے میں جو مرگئے
آؤ ہم بھی وہاں مر کے جینے چلیں

زندگی اب سرِ زندگی آگئی
آخری وقت ہے اب مدینے چلیں

شوقِ طیبہ نے جس دم سہارا دیا
چل دیئے ہم کہا بے کسی نے چلیں

طائرِ جاں مدینے کو جب اُڑ چلا
زندگی سے کہا زندگی نے چلیں

جانِ نو راہِ جاناں میں یوں مل گئی
آنکھ میچی کہا بے خودی نے چلیں

راہِ طیبہ میں جب ناتواں رہ گئے
دل کو کھینچا کہا بے کلی نے چلیں

خاکِ طیبہ میں اپنی جگہ ہوگئی
خوب مژدہ سنایا خوشی نے چلیں

بے تکلف شہِ دو جہاں چل دیئے
سادگی سے کہا جب کسی نے چلیں

اگلے پچھلے سبھی خلد میں چل دیئے
روزِ محشر کہا جب نبی نے چلیں

ان کی شانِ کرم کی کشش دیکھنا
کاسہ لے کر کہا خسروی نے چلیں

اخترِ خستہ بھی خلد میں چل دیا
جب صدا دی اسے مرشدی نے چلیں

☆ شمیمِ زلفِ نبی ﷺ ☆

شمیمِ زلفِ نبی لا صبا مدینے سے
مریضِ ہجر کو لا کر سونگھا مدینے سے

یہ آرہی ہے مرے دل! صدا مدینے سے
ہر ایک دکھ کی ملے گی دوا مدینہ سے

مدینہ کہتا ہے ہمدم نہ جا مدینے سے
تجھے ہے عیشِ ابد کی صلا مدینہ سے

نسیمِ مست چلے دلربا مدینے سے
بہار دل میں بسے دل کشا مدینے سے

نسیمِ مست چلے دلربا مدینے سے
بہار و باغ بنے دل مرا مدینے سے

اٹھاؤ بادہ کشو! ساغرِ شرابِ کہن
وہ دیکھو جھوم کے آئی گھٹا مدینے سے

مدینہ جانِ جنان و جہاں ہے وہ سن لیں
جنہیں جنونِ جناں لے چلا مدینے سے

فضائے دھر کو گھیرا ہے جس کی موجوں نے
وہ سیلِ نورِ محمد (ﷺ) چلا مدینے سے

جہان بھر کے سکھانے کو خسروی کے اصول
غبارِ خاک نشیناں اٹھا مدینے سے

بسا وہ خلد میں جو بس گیا مدینہ میں
گیا وہ خلد سے جو چل دیا مدینہ سے

مریضِ ہجر کو چین آ گیا مدینہ میں
دلِ شکستہ کا درماں ہوا مدینہ سے

ترے کرم کے بھروسے یہ عرض کرتا ہوں
نہ جائے گا ترا اختؔر رضا مدینے سے
ترے کرم میں قرباں یہ حکم فرما دیں
نہ جائے گا ترا اختؔر رضا مدینے سے

☆......☆......☆

☆ مری چشم کانِ گہر ہو رہی ہے ☆

نظر پہ کسی کی نظر ہو رہی ہے
مری چشم کانِ گہر ہو رہی ہے
مرے خفیہ نالوں کو وہ سن رہے ہیں
عنایت کسی کی ادھر ہو رہی ہے

وہ طیبہ میں مجھ کو طلب کر رہے ہیں
طلب میری اب معتبر ہو رہی ہے

ہوا طالبِ طیبہ مطلوبِ طیبہ
طلب تیری اے منتظر ہو رہی ہے

مدینے میں ہوں اور پچھلا پہر ہے
شبِ زندگی کی سحر ہو رہی ہے

نئی زندگی کی وہ مے دے رہے ہیں
مری زندگانی امر ہو رہی ہے

مدینے سے میری بلا جائے اختر
مری زندگی وقفِ در ہو رہی ہے

☆......☆......☆

☆ لبِ جاں بخش ☆

لبِ جاں بخش کا اے جاں مجھے صدقہ دیدو
مژدۂ عیشِ ابد جانِ مسیحا دے دو

غمِ ہستی کا مداوا مرے مولیٰ دے دو
بادۂ خاص کا اک جام چھلکتا دے دو

غرق ہوتی ہوئی ناؤ کو سہارا دے دو
موج تھم جائے خدارا یہ اشارہ دے دو

ہم گنہگار سہی حضرتِ رضواں لیکن
ان کے بندے ہیں جناں حق ہے ہمارا دیدو

تپشِ مہرِ قیامت کو سہیں ہم کیسے
اپنے دامانِ کرم کا ہمیں سایہ دے دو

بھول جائے جسے پی کر غمِ دوراں اختر

ساقیِ کوثر و تسنیم وہ صہبا دے دو

☆......☆......☆

☆ مریضِ محبت ☆

صبا یہ کیسی چلی آج دشتِ بطحا سے

امنگ شوق کی اٹھتی ہے قلبِ مردہ سے

نہ بات مجھ سے گلِ خلد کی کر اے زاہد

کہ میرا دل ہے نگارِ خارِ طیبہ سے

یہ بات مجھ سے مرے دل کی کہہ گیا زاہد

بہارِ خلد بریں ہے بہارِ طیبہ سے

یہ کس کے دم سے ملی جہاں کو تابانی

مہ و نجوم ہیں روشن منارِ طیبہ سے

فدائیوں کو یہ ضد کیا کہ پردہ اٹھ جائے

ہزار جلوے نمایاں حجابِ آقا سے

جو ہیں مریضِ محبت یہاں چلے آئیں

صدا یہ آتی ہے سن لو مزارِ مولیٰ سے

کنارا ہو گیا پیدا اسی جگہ فوراً

کبھی جو ہم نے پکارا میانِ دریا سے

نہ فیض اس محبت میں تو نے کچھ پایا

کنارا کیوں نہیں کرتا تو اہلِ دنیا سے

پسِ ممات نہ بدنام ہو ترا اخترؔ

الٰہی اس کو بچا لینا طعنِ اعداء سے

☆ فقیرانہ شاہی ☆

تختِ زریں نہ تاجِ شاہی ہے
کیا فقیرانہ بادشاہی ہے

فقر پر شان یہ کہ زیرِ نگیں
ماہ سے لے کے تا بماہی ہے

روئے انور کے سامنے سورج
جیسے اک شمعِ صبح گاہی ہے

سایۂ ذات کیوں نظر آئے
نور ہی نور ہے ضیا ہی ہے

رِیت آقا کی چھوڑ دی ہم نے
اپنی مہمان اب تباہی ہے

اک نگاہِ کرم سے مٹ جائے

دل پہ اخترؔ کے جو سیاہی ہے

☆......☆......☆

☆ بہارِ بے خزاں ☆

ہمارے باغِ ارماں میں بہارِ بے خزاں آئے

کبھی جو اس طرف خندہ وہ جانِ گلستاں آئے

وہ جانِ یوسف آجائے اگر میرے تصور میں

خدا رکھے وہیں کھنچ کر بہارِ دو جہاں آئے

کوئی دیکھے مری آنکھوں سے یہ اعزاز آقا کا

سلامی کو درِ حضرت پہ شاہِ قدسیاں آئے

جمالِ روئے جاناں دیکھ لوں کچھ ایسا ساماں ہو
کبھی تو بزمِ دل میں یا خدا آرامِ جاں آئے

الٰہی اپنی ستاری کا تجھ کو واسطہ سن لے
سرِ محشر نہ بندے کا گنہ کوئی عیاں آئے

کرم سے اس کمینے کی بھی مولیٰ لاج رکھ لینا
ترا اختؔر ترے سایہ میں شاہِ دوجہاں آئے

☆......☆......☆

☆ راہِ الفت میں ☆

نہیں جاتی کسی صورت پریشانی نہیں جاتی
الٰہی میرے دل کی خانہ ویرانی نہیں جاتی

نہ جانے کس قدر صدمے اٹھائے راہ الفت میں

نہیں جاتی مگر دل کی وہ نادانی نہیں جاتی

پڑے بن ہی یہاں مستی کا یہ عالم معاذاللہ

قریب مرگ بھی وہ چال مستانی نہیں جاتی

ہزاروں درد سہتا ہوں اسی امید میں اخترؔ

کہ ہرگز رائیگاں فریاد روحانی نہیں جاتی

☆......☆......☆

☆ شہنشاہِ شہیداں ☆

منقبت شریف سیدنا امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ عنہ

شجاعت ناز کرتی ہے جلالت ناز کرتی ہے

وہ سلطانِ زماں ہیں ان پہ شوکت ناز کرتی ہے

صداقت ناز کرتی ہے امانت ناز کرتی ہے

حمیت ناز کرتی ہے مروت ناز کرتی ہے

شہِ خوباں پہ ہر خوبی و خصلت ناز کرتی ہے

کریم ایسے ہیں وہ ان پر کرامت ناز کرتی ہے

جہانِ حسن میں بھی کچھ نرالی شان ہے ان کی

نبی کے گل پہ گلزاروں کی زینت ناز کرتی ہے

شہنشاہِ شہیداں ہو ، انوکھی شان والے ہو
حسین ابنِ علی تم پر شہادت ناز کرتی ہے

بٹھا کر شانۂ اقدس پہ کردی شان دوبالا
نبی کے لاڈلوں پر ہر فضیلت ناز کرتی ہے

جبینِ ناز ان کی جلوہ گاہِ حسن ہے کس کی
رخِ زیبا پہ حضرت کی ملاحت ناز کرتی ہے

نگاہِ ناز سے نقشہ بدل دیتے ہیں عالم کا
ادائے سرورِ خوباں پہ ندرت ناز کرتی ہے

فدائی ہوں تو کس کا ہوں کوئی دیکھے مری قسمت
قدم پر جس حسیں کی جانِ طلعت ناز کرتی ہے

خدا کے فضل سے اختؔر میں ان کا نام لیوا ہوں
میں ہوں قسمت پہ نازاں مجھ پہ قسمت ناز کرتی ہے

☆ مسکراتے ہیں حسین ☆

باغِ تسلیم و رضا میں گل کھلاتے ہیں حسین
یعنی ہنگامِ مصیبت مسکراتے ہیں حسین

برقِ عالم سوز کا عالم دکھاتے ہیں حسین
مسکرا کر قلعہ باطل کا گراتے ہیں حسین

مرضیِ مولیٰ کی خاطر ہر ستم کو سہہ لیا
کس خوشی سے بارِ غم دل پر اٹھاتے ہیں حسین

☆......☆......☆

☆ یاغوث المدد ☆

پیروں کے آپ پیر ہیں یا غوث المدد
اہلِ صفا کے میر ہیں یا غوث المدد

رنج و الم کثیر ہیں یا غوث المدد
ہم عاجز و اسیر ہیں یا غوث المدد

ہم کیسے جی رہے ہیں یہ تم سے کیا کہیں
ہم ہیں الم کے تیر ہیں یا غوث المدد

تیرِ نظر سے پھیر دو سارے الم کے تیر
کیا یہ الم کے تیر ہیں یا غوث المدد

تیرے ہی ہاتھ لاج ہے یا پیر دستگیر
ہم تجھ سے دستگیر ہیں یا غوث المدد

اِدْفَعْ شَرَارَ الشَّرِّ یَا غَوْثَنَا الْاَبَرْ
شر کے شرر خطیر ہیں یا غوث المدد

کس دل سے ہو بیانِ بے دادِ ظالماں
ظالم بڑے شریر ہیں یا غوث المدد

اہلِ صفا نے پائی ہے تم سے رہِ صفا

سب تم سے مستنیر ہیں یا غوث المدد

صدقہ رسولِ پاک کا جھولی میں ڈال دو

ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد

دل کی سنائے اخترِ دل کی زبان میں

کہتے یہ بجتے نیر ہیں یا غوث المدد

☆......☆......☆

☆ حضرتِ مسعودغازی ☆

منقبت درمدح حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ

حضرتِ مسعود غازی اخترِ برج ھدیٰ

بے کسوں کا ہمنوا وہ سالکوں کا مقتدا

ساقیِ صہبائے الفت راز دانِ معرفت
بادشہ ایسا وہ جس کی ایک دنیا ہے گدا

آسمانِ نور کا ایسا درخشندہ قمر
جس کی تابش سے منور سارا عالم ہوگیا

نائبِ شاہِ شہیداں وہ محافظ نور کا
جس نے سینچا ہے لہو سے گلشن دین خدا

استقامت کا وہ کوہِ محکم و بالا تریں
جس کے آگے کوہِ آفات ومصائب جھک گیا

سادگی میں بھی ہے وہ سردارِ خوباں دیکھئے
کیا مقدس ذات ہے جس کی نرالی ہر ادا

نوشۂ بزمِ جناں وہ بندۂ رب جہاں
حور وغلماں جس کی خدمت پر مقرر ہیں سدا

تیرے نور فیض سے خیرات دنیا کو ملی
ہم کو بھی جدِّ معظم کا ملے صدقہ شہا

یا الٰہی تیرے بندے کے درِ پر نور پر
گردشِ ایام کا میں تجھ سے کرتا ہوں گلہ

یا الٰہی بے نیاز دہر تو کردے مجھے
دور کردے میرے دل سے الفتِ ہر ماسوا

اللہ اللہ یہ نصیبِ اخترِ شیریں سخن
فیضِ مولا سے ہے وہ سالار کا مدحت سرا

☆......☆......☆

☆ مفتیِ اعظم دینِ خیرالوریٰ ☆

منقبت درشانِ مفتیِ اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

مفتیِ اعظم دینِ خیر الوریٰ
جلوۂ شانِ عرفانِ احمد رضا

دیدِ احمد رضا ہے تمہیں دیکھنا
ذاتِ احمد رضا کا ہو تم آئینہ

کیا کہوں حق کے ہو کیسے تم مقتدیٰ
مقتدایانِ حق کرتے ہیں اقتدا

ان کی مدحت کو میں کس سے مانگوں زباں
کیا مقامِ ثریا بتائے ثرا

احمدِ نوری کے ہیں یہ مظہرِ تمام
یہ ہیں نوری میاں نوری ہر ہر ادا

نور کی مے پلاتے ہیں یہ روز و شب
جس کو پینا ہو آئے ہے میخانہ وا

ہیں بہت علم والے بھی اور پیر بھی
آنکھوں دیکھا نہ ان سا نہ کانوں سنا

ان کا سایہ سروں پر سلامت رہے
منھ سڑاتے رہیں یونہی دشمن سدا

ان کے حاسد پہ وہ دیکھو بجلی گری
وہ جلا دیکھ کر وہ جلا وہ جلا

وہ جلیں گے ہمیشہ جو تجھ سے جلیں
مر کے بھی دل جلوں کو نہ چین آئے گا

عاشقوں کے جگر ان سے ٹھنڈے رہیں

دشمنوں پر رہیں بن کے شکل قضا

ذادعاءُ الاناسی أجمعهم

اِسْتَجِبْ ربَّنا یا مُجِیْبَ الدُّعا

اور ہوں گے جنہیں تجھ سے لالچ ہو کچھ

تیرے اختؔر کو کافی ہے تیری رضا

☆......☆......☆

☆ جمالِ حضرتِ احمد رضا کا آئینہ تم ہو ☆

تمہیں جس نے بھی دیکھا کہہ اٹھا احمد رضا تم ہو

جمالِ حضرتِ احمد رضا کا آئینہ تم ہو

نہیں حامد رضا ہم میں مگر وجہِ شکیبائی

خدا رکھے تمہیں زندہ مرے حامد نما تم ہو

تمہارے نام میں تم کو بزرگی کی سند حاصل

رضا وجہِ بزرگی ہے رضائے مصطفیٰ تم ہو

تمہارے نام میں یوں ہیں رضا و مصطفیٰ دو جز

رضا والے یقیناً مصطفیٰ کے مصطفیٰ تم ہو

تمہاری رفعتوں کی ابتدا بھی پا نہیں سکتا

کہ افتادہ زمیں ہوں میں بلندی کا سما تم ہو

حیات و موت وابستہ تمہارے دم سے ہیں دونوں

ہماری زندگی ہو اور دشمن کی قضا تم ہو

یہ نوری چہرہ یہ نوری ادائیں سب یہ کہتے ہیں

شبیہِ غوث ہو نوری میاں ہو اور رضا تم ہو

رضا جویانِ رب تھامے ہوئے ہیں اس لئے دامن
رضا سے کام پڑتا ہے رضائے کبریا تم ہو

جنابِ مفتیِ اعظم کے فیضانِ تجلی سے
شبستانِ رضا میں خیر سے اختر رضا تم ہو

☆......☆......☆

☆ اشکوں کا دریا ☆

در منقبت حضور مفتیِ اعظم علیہ الرحمہ

چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر
رنجِ فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر

لذتِ مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر
میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر

ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر
چل دیئے وہ دل میں اپنا نقشِ والا چھوڑ کر

جامۂ مشکیں لئے عرشِ معلّٰی چھوڑ کر
فرش پر آئے فرشتے بزمِ بالا چھوڑ کر

عالم بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی
چل دیئے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر

موتِ عالم سے بندھی ہے موتِ عالَم بے گماں
روحِ عالَم چل دیا عالَم کو مردہ چھوڑ کر

متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتیٔ اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

خواب میں آ کر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں کبھی
کون سی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر

ایک تم دنیا میں رہ کر تارک دنیا رہے
رہ کے دنیا میں دکھائے کوئی دنیا چھوڑ کر

اس کا اے شاہِ زمن سارا زمانہ ہوگیا
جو تمہارا ہوگیا سارا زمانہ چھوڑ کر

رہنمائے راہِ جنت ہے ترا نقشِ قدم
راہِ جنت طے نہ ہوگی تیرا رستہ چھوڑ کر

مثلِ گردوں سایۂ دستِ کرم ہے آج بھی
کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر

ہوسکے تو دیکھ اختر باغِ جنت میں اسے
وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

☆......☆......☆

☆ زینت سجادہ و بزم قضا ☆

در منقبت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ

زینتِ سجادہ و بزمِ قضا ملتا نہیں
لعلِ یکتائے شہِ احمد رضا ملتا نہیں

وہ جو اپنے دور کا صدیق تھا ملتا نہیں
محرمِ رازِ محمد مصطفیٰ ملتا نہیں

اب چراغِ دل جلا کر ہو سکے تو ڈھونڈیے
پَرتوِ غوث و رضا و مصطفیٰ ملتا نہیں

عالمِ سوزِ دروں کس سے کہوں کس سے کہوں
چارہ سازِ دردِ دل درد آشنا ملتا نہیں

عالموں کا معتبر وہ پیشوا ملتا نہیں
جو مجسم علم تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں

زاہدوں کا وہ مسلم مقتدا ملتا نہیں
جس پہ نازاں زہد تھا وہ پارسا ملتا نہیں

فردِ افرادِ زماں وہ شیخِ اشیاخِ جہاں
کاملانِ دہر کا وہ منتہا ملتا نہیں

استقامت کا وہ کوہِ محکم و بالا تریں
جس کے جانے سے زمانہ ہل گیا ملتا نہیں

چار یاروں کی ادائیں جس میں تھیں جلوہ نما
چار یاروں کا وہ روشن آئینہ ملتا نہیں

ایک شاخِ گل نہیں سارا چمن اندوہگیں
مصطفیٰ کا عندلیبِ خوشنوا ملتا نہیں

مفتیِ اعظم کا ذرہ کیا بنا اختؔر رضا

محفلِ انجم میں اختر دوسرا ملتا نہیں

☆......☆......☆

☆ مصطفیٰ حیدر حسن ☆

در شان حضرت احسن العلماء مارہروی علیہ الرحمہ

حق پسند و حق نوا و حق نما ملتا نہیں

مصطفیٰ حیدر حسن کا آئینہ ملتا نہیں

خوبصورت، خوب سیرت، وہ امینِ مجتبیٰ

اشرف و افضل، نجیبِ زہرہ ملتا نہیں

خوش بیاں و خوشنوا و خوش ادا ملتا نہیں

جو مجسّم حسن تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں

خوش بیاں و خوشنوا و خوش ادا ملتا نہیں

دل نوازی کرنے والا دلربا ملتا نہیں

پیکرِ صدق و صفا وہ شمعِ راہِ مصطفیٰ

جو مجسم دین تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں

مردِ میدانِ رضا وہ حیدرِ دینِ خدا

شیر سیرت شیر دل حیدر نما ملتا نہیں

حاجتیں کس کو پکاریں کس کی جانب رخ کریں

حاجتیں مشکل میں ہیں مشکل کشا ملتا نہیں

وہ ہیں ان میں جو ہیں اجسامنا ارواحنا

صورتِ روحِ رواں ہے برملا ملتا نہیں

ڈوب تو بحرِ فنا میں پھر بقا پائے گا تو

جو یہ کہہ کر دے گیا اپنا پتہ ملتا نہیں

سنیوں کی جان تھا وہ سیدوں کی شان تھا
دشمنوں کے واسطے پیکِ رضا ملتا نہیں

وہ امینِ اہل سنت رازدارِ مرتضیٰ
اشرف و افضل ، نجیبِ باصفا ملتا نہیں

شبلِ شیرِ کربلا وہ دافعِ کرب و بلا
وہ ہمارا غمزدہ غم آشنا ملتا نہیں

ایک شاخِ گل ہی کیا غمگین ہے ساری فضا
مصطفیٰ کا عندلیبِ خوشنوا ملتا نہیں

یاد رکھنا ہم سے سن کر مدحتِ حیدر حسن
پھر کہو گے اختر حیدر نما ملتا نہیں

☆......☆......☆

☆ نقیبِ اعلیٰ حضرت ☆

اے نقیبِ اعلیٰ حضرت مظہرِ حیدر حسن
اے بہارِ باغِ زہرا میرے برکاتی چمن

اے تماشاگاہِ عالم چہرۂ تابانِ تو
تو کجا بہر تماشا می روی قربانِ تو

استقامت کا وہ کوہِ محکم و بالا حسن
اشرف و افضل نجیب و عترتِ زہرا حسن

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
زندہ باد اے پرِ تو موسیٰ و عکسِ مصطفیٰ

عالمِ سوزِ دروں کس سے کہوں کس سے کہوں
دل شدہ زارِ چناں و جاں شدہ زیرِ چنوں

تھا جو اپنے درد کی حکمی دوا ملتا نہیں

چارہ سازِ دردِ دل دید آشنا ملتا نہیں

غِبْتَ فی مارھرہ مِصْباحَ الدّنٰی شمسَ الانام

یا زُکانا مصطفانا بعدَک الدُّنیا ظَلام

یا سَماءَ المجدِ دُمتم ما یُدانیکم سمٰی

ذلَّ من عزَّ علیکم مَن لَّکم ذلّ السمٰی

جُوْدُکُم فَاقَ الجَوادِی و بِکم جَادَت سمٰی

خَیْرُکُمْ مَلأَ البوادی صِیْتُکم عمَّ الوَریٰ

اِنَّمَا المیّتُ جَھول ذو ھویٰ لا أنتمْ

قد فَنیتم عن ھواکم للخلود نِلتمْ

قبلَ موتٍ مُتّمُ وبعدَ موتٍ دُمتمْ

جسرَ موتٍ جُزتم و بِالوصالِ فُزتمْ

عونَ دینِ المصطفٰی یا محض یا جَونَ الرضا
جُد علینا یا سماءَ الجود یا جودَ النّدی

ایک شمعِ انجمن تھی جو بالآخر بجھ گئی
اب اجالے کو ترستی ہے یہ بزمِ آگہی

سوگواروں کو شکیبائی کا ساماں کم نہیں
اب امینِ قادریت بن گیا تیرا امیں

علم و اہلِ علم کی توقیر تھا شیوہ ترا
جانشیں میں ہو نمایاں جلوۂ زیبا ترا

علم کا اس آستانے پر سدا پہرہ رہے
صورتِ خورشید تاباں میرا مارہرہ رہے

اخترِ خستہ ہے بلبل گلشنِ برکات کا
دیر تک مہکے ہر اک گل گلشنِ برکات کا

☆ ہائے تڑپاتا ہے دل ☆

منقبت شریف بموقع وصال حضرت والد ماجد مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ

کس کے غم میں ہائے تڑپاتا ہے دل
اور کچھ زیادہ امنڈ آتا ہے دل

دل ترا ہرگز بہلنے کا نہیں
تو عبث بیمار بہلاتا ہے دل

ہائے دل کا آسرا ہی چل بسا
ٹکڑے ٹکڑے اب ہوا جاتا ہے دل

کون جانے رازِ محبوب و محبّ
کیوں لیا جاتا دیا جاتا ہے دل

جاں بحق تسلیم ہو جانا ترا

یاد کر کے میرا بھر آتا ہے دل

اے تعالیٰ اللہ شانِ اولیاء

ان کے استغنا پہ بل کھاتا ہے دل

میں بھی کچھ دن کا ہوں مہمانِ جہاں

تابِ ہجراں اب نہیں لاتا ہے دل

کھا چکا ہے بارہا کتنے فریب

پھر بھی دنیا پر مٹا جاتا ہے دل

تیرے پیچھے ہو چکا برباد میں

رہنے دے اب اور کیا بھاتا ہے دل

چھوڑ دے ہاں اور غفلت چھوڑ دے

کیوں سوئے دوزخ لئے جاتا ہے دل

اپنے مولیٰ کو منالے بدنصیب
ٹھوکریں در در کی کیوں کھاتا ہے دل

اپنے اخترؔ پر عنایت کیجئے
میرے مولیٰ اس کو بہکاتا ہے دل

☆......☆......☆

☆ شاہ جیلانی میاں ☆

منقبت بسلسلۂ وصال حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز

حامیِ دینِ ہدیٰ تھے شاہ جیلانی میاں
بالیقیں مردِ خدا تھے شاہ جیلانی میاں

مثلِ گل ہنگامِ رخصت مسکراتے ہی رہے
پیکرِ صبر و رضا تھے شاہ جیلانی میاں

چل بسے ہم کو دکھا کر راہ سیدھی خلد کی
دینِ حق کے رہنما تھے شاہ جیلانی میاں

ہجر کی نہ لائے تاب آخرش جا ہی ملے
عاشقِ خیرالوریٰ تھے شاہ جیلانی میاں

ان کے ہر ارشاد سے ہر دل کی ہوتی تھی جلا
مظہرِ شانِ خدا تھے شاہ جیلانی میاں

مال و زر سب کچھ نچھاور راہِ حق میں کر گئے
کیسے مخلص پیشوا تھے شاہ جیلانی میاں

ہم کو، بِن دیکھے تمہیں اب کیسے چین آئے حضور
تم شکیبِ اقرباء تھے شاہ جیلانی میاں

صبر و تسلیم و رضا کی اب ہمیں توفیق دے
تیرے بندے اے خدا تھے شاہ جیلانی میاں

شور کیسا ہے یہ برپا غور سے اختؔر سنو
پرتوِ احمد رضا تھے شاہ جیلانی میاں

☆......☆......☆

☆ مفتی اعظم کے دلبند ☆

بموقع وفات حسرت آیات خال محترم جناب امید صاحب رضوی

یہ ادارہ جس کو کہئے گلستانِ علم و فن
ہوگیا رخصت سے تیری موردِ رنج و محن

منظرِ اسلام کے تھے کارکن تم نامور
خدمتِ اسلام کی تھی تم کو کیا سچی لگن

مفتی اعظم کے دلبند و جگر پارے تھے تم
کیسے دیکھیں ان کو غمگیں ہائے سب اہلِ سنن

ایک وہ ہیں جو مرے تو جاوداں ہو کر مرے
ایک وہ زندہ ہیں گویا نعشِ بے گور و کفن

سو رہے ہیں لحد میں کچھ اس طرح وہ چین سے
ناز سے بے فکر ہو کر جیسے سو جائے دلہن

مرضیِ مولیٰ ہے بندو! صبر سے کچھ کام لو
یہ دعا مانگو کہ ان کو بخش دے وہ ذوالمنن

شدتِ غم سے اعزاء اس قدر بجھ سے گئے
چاند سے چہروں کو اختر لگ گیا جیسے گہن

☆......☆......☆

☆ مجاہدِ ملت کو ڈھونڈیے ☆

منقبت در شانِ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ

دل نے کہا مجاہدِ ملت کو ڈھونڈیے
لے کر چراغ شاہِ ولایت کو ڈھونڈیے

میں نے کہا کہ سن اے دلِ مبتلائے غم
اپنی یہ کب مجال کہ پاجائیں ان کو ہم

ہم زیرِ آسماں انہیں یوں دیکھتے رہے
وہ کب کے آسماں کے پرے خلد میں گئے

تم کیا گئے مجاہدِ ملت جہاں گیا
عالِم کی موت کیا ہے عالَم کی ہے فنا

میں رحلتِ مجاہدِ ملت کو کیا کہوں
یوں سمجھو گر گیا کوئی اسلام کا ستوں

ہر سو یہ کہہ رہے ہیں عنادِلِ چمن چمن
اے بلبلِ مدینہ کہاں ہے تو خوش دہن

وہ یادگارِ حجۃ الاسلام اب نہیں
اندوہگیں ہے آج شبستانِ علم دیں

نسرینِ گلستان آں صدرالشریعہ بود
بوئے خوش گذاشتہ اندر چمن بود

خورشیدِ سنیت نے آہ چادر جو اوڑھ لی
ظلمت میں قافلے کی وہ رفتار تھم گئی

پیکِ ندیٰ و غفراں ، ان کی وفات تھی
۱۴۰۱ھ
اختر خوشی مناؤ وصالِ حبیب کی

☆ تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے ☆

گل زارِ حسن کا گلِ رنگین ادا ہے
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

توصیف میں اس کی جو کہوں اس سے سوا ہے
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

نام اس کا بہت خوب ہے خود اس کی ثنا ہے
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

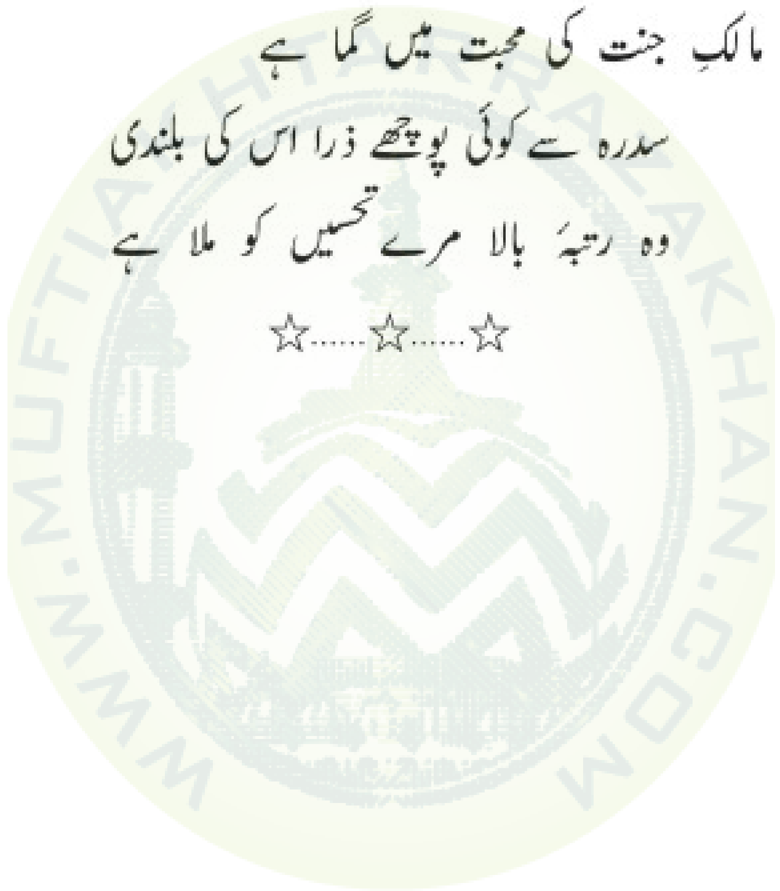
رحمانی ضیاؤں کی رِدا میں وہ چھپا ہے
تحسین رضا سرحدِ تحسیں سے ورا ہے

اب عقل کی پرواز اسے چھو نہیں سکتی
تحسین رضا ایسی بلندی کا سما ہے

فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا
وہ مالکِ جنت کی محبت میں گما ہے

سدرہ سے کوئی پوچھے ذرا اس کی بلندی
وہ رتبۂ بالا مرے تحسیں کو ملا ہے

☆......☆......☆



☆ یارسول اللہ ﷺ یاخیرالانام ﷺ ☆

یا رسول اللہ ﷺ یا خیر الانام ﷺ

دور افتادہ کا اب لیجے سلام

زیب و زینِ عرشِ رحماں السلام

نکہت و طیبِ گلستاں السلام

اے قرار بے قراراں السلام

چارہ سازِ دلفگاراں السلام

اے شہنشاہِ مدینہ السلام

اے قرارِ قلب و سینہ السلام

جانِ جاں و جانِ ایماں السلام

اے شفیع اہلِ عصیاں السلام

مہبط وحی و سکینہ السلام

غیب دان و غیب بینا السلام

اے خدا کو دیکھنے والے نبی

کون سی شے تجھ سے عالم میں چھپی

بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ دیجیے

بسترِ خاکِ مدینہ دیجیے

تو تو واقف ہے مرے احوال سے

کیا غرض پھر مجھ کو عرضِ حال سے

کام بندوں کا ہے عرضِ مدعا

یوں لبوں پر مقصد دل آ گیا

دفع طیبہ سے ہو یہ نجدی بلا

یا رسول اللہ عجل بالجلاء

یا رسول اللہ بہرِ فاطمہ

اپنے اخترؔ کو مدینہ میں گما

☆......☆......☆

☆ میرے اللہ کے نگار سلام ☆

میرے اللہ کے نگار سلام

دست قدرت کے شاہکار سلام

دونوں عالم کے تاجدار سلام

جانِ ہر جان و جاندار سلام

نکہتِ ہر چمن ہزار سلام
جانِ ہر بلبلِ ہزار سلام

خاکِ طیبہ بنے مری ہستی
عرض کرتا ہے خاکسار سلام

شوقِ پیہم کی التجا سن لو
تم پہ ہو میری جاں نثار سلام

پھر مدینے میں کب بلاؤ گے
تم سے کہتا ہے انتظار سلام

مجھ کو ظالم پہ اختیار نہیں
تم تو رکھتے ہو اختیار سلام

خلد کہتی ہے یوں مدینے سے
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

موتیوں کو سجا کے پلکوں پہ
کہتی ہے چشمِ اشکبار سلام

اپنی الفت کا ایسا جام پلا
جس کا بڑھتا رہے خمار سلام

دردِ الفت میں دے مزہ ایسا
دل نہ پائے کبھی قرار سلام

دل کی دھڑکن تمہاری یاد بنے
ہر نفس تم پہ بیشمار سلام

تیری خاطر ذلیل ہونا ہے
میری عزت مرے وقار سلام

اپنے اخترؔ کا لو سلام شہا
تم پہ اے جان اے قرار سلام

☆ اے مدینے کے شہریار سلام ☆

اے مدینے کے شہریار سلام
اے زمانے کے تاجدار سلام

غم کے ماروں کے غم گسار سلام
اے قرارِ دلِ فگار سلام

زینتِ عرشِ کردگار سلام
فرش کے تاجِ افتخار سلام

فاتح و خاتمِ پیامبری
گلشنِ دہر کی بہار سلام

لذت آگاہِ پائے بوسِ حبیب
اے مدینے کے رہ گزار سلام

گنبدِ سبز رحمت عالم
تجھ کو کہتے ہیں سبزہ زار سلام

اے گذر گاہِ سرورِ عالم
چشم و سر ہوں ترے نثار سلام

نقش یادِ نبی خلش سے جما
دشتِ طیبہ کے پیارے خار سلام

یاد ہے تیری کتنی کیف آور
غم ہے فرحت سے ہمکنار سلام

☆......☆......☆

☆ اے صبا لے جا مدینے کو پیام ☆

اے صبا لے جا مدینے کو پیام
عرض کر دے ان سے با صد احترام

اے مکینِ گنبدِ خضریٰ سلام
اے شکیبِ ہر دل شیدا سلام

اب مدینے میں مجھے بلوائیے
اپنے بے کس پر کرم فرمائیے

بلبلِ بے پر پہ ہو جائے کرم
آشیانش وہ بہ گلزارِ حرم

ہند کا جنگل مجھے بھاتا نہیں
بس گئی آنکھوں میں طیبہ کی زمیں

زندگی کے ہیں مدینے میں مزے
عیش جو چاہے مدینے کو چلے

زندگی کے ہیں مدینے میں مزے
عیش جو چاہے مدینے میں مرے

خلد کی خاطر مدینہ چھوڑ دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

خلد کے طالب سے کہہ دوں بے گماں
طالبِ طیبہ کی طالب ہے جناں

مجھ سے پہلے میرا دل حاضر ہوا
ارضِ طیبہ کس قدر ہے دلربا

کتنی پیاری ہے مدینے کی چمک
روشنی ہی روشنی ہے تا فلک

کتنی بھینی ہے مدینہ کی مہک
بس گئی بوئے مدینہ عرش تک

یا رسول اللہ از رحمت نگر
در بقیعِ پاک خواہم مستقر

بس انوکھی ہے مدینہ کی بہار
رشکِ صد گل ہیں اسی گلشن کے خار

کتنی روشن ہے یہاں ہر ایک شب
ہر طرف ہے تابشِ ماہ عرب

کیا مدینہ کو ضرورت چاند کی
ماہِ طیبہ کی ہے ہر سو چاندنی

نور والے صاحب معراج ہیں
مہر و مہ ان کے سبھی محتاج ہیں

اے خوشا بخت رسائے اخترؔ

باز آوردی گدا را بدرت

☆......☆......☆



☆ غمِ ہستی ☆

جب کبھی ہم نے غمِ جاناں کو بھلایا ہوگا
غمِ ہستی نے ہمیں خون رلایا ہوگا

دامنِ دل جو سوئے یار کھنچا جاتا ہے
ہو نہ ہو اس نے مجھے آج بلایا ہوگا

آنکھ اٹھا کر تو ذرا دیکھ مرے دل کی طرف
تیری یادوں کا چمن دل میں سجایا ہوگا

گردشِ دور ہمیں چھیڑ نہ اتنا ورنہ
اپنے نالوں سے ابھی حشر اٹھایا ہوگا

ڈوب جائے نہ کہیں غم میں ہمارے عالم
ہم جو رو دیں گے تو بہتا ہوا دریا ہوگا

سوچئے کتنا حسیں ہوگا وہ لحظہ اختر
سرِ بالیں پہ دمِ مرگ وہ آیا ہوگا

☆ بزم یار کا عالم ☆

نت نئی ایک الجھن ہے
اف غمِ روزگار کا عالم ہے

کیف و مستی میں غرق یہ دنیا
جانے کیا دل فگار کا عالم

اے خدا تجھ پہ خوب ظاہر ہے
ہے جو مجھ سوگوار کا عالم

جانِ گلشن نے ہم سے منہ موڑا
اب کہاں وہ بہار کا عالم

اب کہاں وہ چھلکتے پیمانے
اب کہاں وہ خمار کا عالم

ہائے کیا ہوگیا گھڑی بھر میں
وہ شکیب و قرار کا عالم

دارِ فانی سے کیا غرض اس کو
جس کا عالم قرار کا عالم

اب وہ رنگینیاں نہیں یا رب
کیا ہوا بزمِ یار کا عالم

یاد آتا ہے وقتِ غم اختر
رخصت غمگسار کا عالم



☆ اپنے یار کی باتیں ☆

کچھ کریں اپنے یار کی باتیں
کچھ دلِ داغدار کی باتیں

ہم تو دل اپنا دے ہی بیٹھے ہیں
اب یہ کیا اختیار کی باتیں

میں بھی گزرا ہوں دورِ الفت سے
مت سنا مجھ کو پیار کی باتیں

اہلِ دل ہی یہاں نہیں کوئی
کیا کریں حالِ زار کی باتیں

پی کے جامِ محبتِ جاناں
اللہ اللہ خمار کی باتیں

مر نہ جانا متاعِ دنیا پر
سن کے تو مالدار کی باتیں

یوں نہ ہوتے اسیر ذلت تم
سنتے گر ہوشیار کی باتیں

ہر گھڑی وجد میں رہے اختر
کیجئے اس دیار کی باتیں

☆......☆......☆

☆ چشمِ التفات ☆

جو ان کی طرف مری چشمِ التفات نہیں
کوئی یہ ان سے کہے چین ساری رات نہیں

بجز نگاہِ کرم کے تو کچھ نہیں مانگا
بگڑتے کیوں ہو بگڑنے کی کوئی بات نہیں

بہت ہیں جینے کے انداز پر مرے ہمدم
مزہ نہ ہو جو خودی کا تو کچھ حیات نہیں

بوقتِ نزع یاں للچا کے دیکھتا کیا ہے
یہ دارِ فانی ہے راہی اسے ثبات نہیں

اٹھا جو اخترِؔ خستہ جہاں سے کیا غم ہے
مجھے بتاؤ عزیزو! کسے ممات نہیں

☆ امیدِ وفا ☆

میری میت پہ یہ احباب کا ماتم کیا ہے
شور کیسا ہے یہ اور زاریٔ پیہم کیا ہے

وائے حسرت دمِ آخر بھی نہ آکر پوچھا
مدعا کچھ تو بتا دیدۂ پر نم کیا ہے

کچھ بگڑتا تو نہیں موت سے اپنی یارو
ہم صفیرانِ گلستاں نہ رہے ہم کیا ہے

ان خیالات میں گم تھا کہ جھنجھوڑا مجھ کو
ایک انجانی سی آواز نے اک دم کیا ہے

کون ہوتا ہے مصیبت میں شریک و ہمدم
ہوش میں آ یہ نشہ سا تجھے ہر دم کیا ہے

کیف و مستی میں یہ مدہوش زمانے والے
خاک جانیں غم و آلام کا عالم کیا ہے

ان سے اُمید وفا ہائے تری نادانی
کیا خبر ان کو یہ کردارِ معظم کیا ہے

وہ جو ہیں ہم سے گریزاں تو بلا سے اپنی
جب یہی طورِ جہاں ہے تو بھلا غم کیا ہے

میٹھی باتوں پہ نہ جا اہلِ جہاں کی اختؔر
عقل کو کام میں لا غفلت پیہم کیا ہے

☆......☆......☆

☆ اشکِ رواں ☆

سوزِ نہاں اشکِ رواں آہ وفغاں دیتے ہیں
یوں محبت کا صلہ اہلِ جہاں دیتے ہیں

کون رکھتا تری اس خاص عنایت کا بھرم
بس ہمیں دادِ ستم گریہ کناں دیتے ہیں

اب پسِ مرگ ابھرتے ہیں یہ دیرینہ نقوش
ہم فنا ہو کے بھی ہستی کا نشاں دیتے ہیں

کفر ہے دیکھ یہ خوف اور رجا ان سے ندیم
بت بھی کیا تجھ کو بھلا سود وزیاں دیتے ہیں

☆......☆......☆

☆ گلوں کی خوشبو ☆

وہی تبسم وہی ترنم وہی نزاکت وہی لطافت
وہی ہیں دزدیدہ سی نگاہیں کہ جن سے شوخی ٹپک رہی ہے

گلوں کی خوشبو مہک رہی ہے دلوں کی کلیاں چٹک رہی ہیں
نگاہیں اٹھ اٹھ کے جھک رہی ہیں کہ ایک بجلی چمک رہی ہے

یہ مجھ کو کہتی ہے دل کی دھڑکن کہ دستِ ساقی سے جام لے لو
وہ دور ساغر کا چل رہا ہے شرابِ رنگیں چھلک رہی ہے

یہ میں نے مانا حسین و دلکش سماں یہ مستی بھرا ہے لیکن
خوشی میں حائل ہے فکرِ فردا مجھے یہ مستی کھٹک رہی ہے

نہ جانے کتنے فریب کھائے ہیں راہِ الفت میں ہم نے اخترؔ
پر اپنی مت کو بھی کیا کریں ہم فریب کھا کر بہک رہی ہے



☆ قطعات ☆

تمہارے رخ کے جلووں سے منور ہو گیا عالم
مگر کیونکر گھٹا غم کی مرے دل سے نہیں چھٹتی

کروں اختر شماری انتظارِ صبح میں کب تک
الٰہی ہے یہ کیسی رات کہ کاٹے نہیں کٹتی

نہ گھبرا حادثاتِ دہر سے اتنا مرے ہمدم
یہ دنیا ہے کبھی یہ ایک حالت پر نہیں ڈٹتی

☆......☆......☆

سویا نہیں میں رات بھر عشق حضور میں
کیسا یہ رت جگا رہا کیف و سرور میں

پچھلے پہر جو مر گیا ان کا وہ جانثار
سرگوشیاں یہ کیا ہوئیں غلمان و حور میں

☆......☆......☆

جبینِ وہابی پہ دل کی سیاہی
نمایاں ہوئی جیسے ہو مہر شاہی

کہ ایں سجدہ ہائے بغیرِ محبت
نہ پابند ہرگز قبول از الٰہی

☆......☆......☆

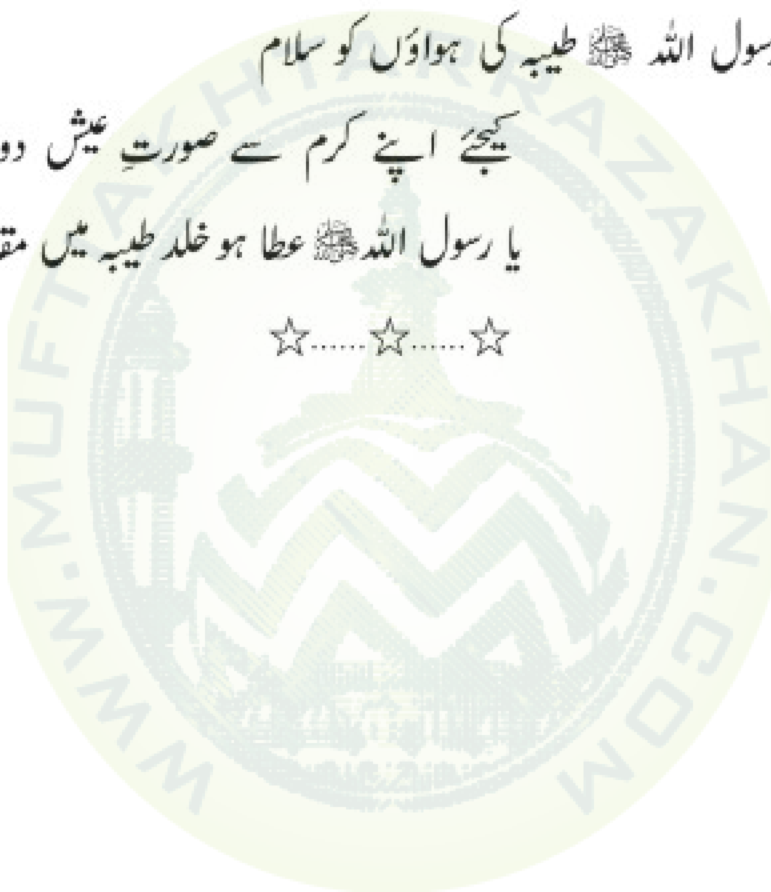
یا رسول اللہ ﷺ مدینہ کی فضاؤں کو سلام

یا رسول اللہ ﷺ طیبہ کی ہواؤں کو سلام

کیجئے اپنے کرم سے صورتِ عیش دوام

یا رسول اللہ ﷺ عطا ہو خلد طیبہ میں مقام

☆......☆......☆



☆ منظر اسلام ☆

منبعِ نورِ رسالت منظرِ اسلام ہے
درس گاہِ علم و سنت منظرِ اسلام ہے
قبلہ گاہِ دین و ملت منظرِ اسلام ہے
مرکزِ اصلاحِ خلقت منظرِ اسلام ہے
یادگارِ اعلیٰ حضرت منظرِ اسلام ہے

☆ ایضاً ☆

دور سے آتا یہاں ہر ایک تشنہ کام ہے
بادۂ حبِ نبی کا اس کو ملتا جام ہے
آپ کٹ جاتا ہے اس سے جو بھی نافرجام ہے
منکروں کے واسطے یہ تیغِ خوں آشام ہے
جیسا اس کا نام ہے ویسا ہی اس کا کام ہے

☆ بتقریبِ سالگرہ ☆

بے بی سلمیٰ بنت عظیم جی صالح جی ساکن کلکتہ

نسیمِ صبح وہ اُٹھلاتی کیوں ادھر آئی
یہ کیسی کیف و مسرت کی اک لہر آئی

ہر ایک لب پہ تبسم یہ کیسا رقصاں ہے
عظیم جی کے یہاں کیوں ہجومِ یاراں ہے

سنا ہے سالگرہ ہے دلاری بے بی کی
مچی ہے دھوم عزیزوں میں پیاری بے بی کی

بفرطِ شرم نرالا ہی اس کا عالم ہے
پسینہ رخ پہ جو بہتا ہے رشکِ شبنم ہے

کچھ اس ادا سے ہوئی وہ انجمن آرا

کہ مہ وشانِ جہاں میں ہو جیسے وہ یکتا

وہ بولتی ہے تو بلبل کوئی چہکتی ہے

خرام کرتی ہے تو برق سی چمکتی ہے

وہ کتنی بھولی ہے اور نیک ہے بے بی

غرض کے اپنے محاسن میں ایک ہے بے بی

دعا آخر میں ہے بارگاہِ رحماں میں

الٰہی روز ترقی کر اس کے ایماں میں

☆......☆......☆

☆ تہنیت بتقریب شادی ☆

عبدالکریم صاحب برائے حاجی سلیمان ابراہیم

مژدہ دیتی دلِ مضطر کو صبا آئی ہے
چل سلیماں کے یہاں انجمن آرائی ہے

چل دکھائیں وہ کسی کا تجھے دولھا بنّا
اٹھ کے کیا خوب یہ سامانِ شکیبائی ہے

غمِ ہستی کو بھلادے یہ ہے بزمِ مستی
جھوم کر تو بھی کہہ فضا ساری ہی صہبائی ہے

دل بھی آخر یہ پکار اٹھا کہ اے بادِ صبا
آفریں کیا تری باتوں کی پذیرائی ہے

ہم بھی اس ماہ جبیں کو دیکھیں تو سہی

مہ جبینوں کی نظر جس کی تماشائی ہے

یا خدا تازہ رہیں یہ پھول سہرے کے سدا

نہ کبھی جائے جو یہ فصلِ بہار آئی ہے

ان دو پھولوں سے کھلیں پھول کچھ ایسے یارب

بلبلِ دینِ نبی جن کا تمنائی ہے

جن کی خوشبو سے معطر ہو دماغِ عالم

کہ مجھے قوم سے الحاد کی بو آئی ہے

ہمصفیروں میں یہ چرچے ہیں ترے اختر

بلبلِ باغِ رضا خوب نوا پائی ہے

☆......☆......☆

☆ سہرا بتقریب شادی خانہ آبادی ☆

عزیزی محمد سعید نوری سلمہٗ

کیسا باغ و بہار ہے سہرا　　کس قدر خوشگوار ہے سہرا

نورِ جانِ بہار ہے سہرا　　غیرتِ لالہ زار ہے سہرا

کس کے رخ پر نثار ہے سہرا　　کس کیلئے تار تار ہے سہرا

کیا گہر ہے بجائے گل اس میں　　کس قدر آب دار ہے سہرا

رحمتِ دوجہاں کے جلوے ہیں　　گلشنِ نو بہار ہے سہرا

رضویوں کی بہار ہے سہرا　　سنیوں کا قرار ہے سہرا

نجدیوں کو کہاں ہے تابِ نظر　　آتشِ شعلہ بار ہے سہرا

سینۂ یار کے لئے ٹھنڈک　　دلِ اعدا میں خار ہے سہرا

چشم بد دور کیوں نہ ہو تجھ سے　　تیرے رخ کا حصار ہے سہرا

گلشنِ فیضِ مفتیِ اعظم رشکِ صد لالہ زار ہے سہرا

از طفیلِ شفیع بہرِ سعید زندگی کی بہار ہے سہرا

پھول سہرے کے کہہ رہے ہیں سنو! ماں کے دل کی پکار ہے سہرا

ہیں رفیق و حسن بھی نعرہ زن واہ کیا خوشگوار ہے سہرا

رخِ رضیہ پہ تازگی ہے نئی تازگی کا نکھار ہے سہرا

فاطمہ صابرہ کے صدقے میں باقی و پائیدار ہے سہرا

شاہدہ پر بھی کیف طاری ہے کس خوشی کا خمار ہے سہرا

ہے زلیخا بھی پیکرِ حیرت کیا انوکھا نکھار ہے سہرا

اور عطیہ بھی مسکراتی ہے مسکراتی بہار ہے سہرا

سعدیہ اور زبیدہ گاتی ہیں واہ کیا شاہکار ہے سہرا

ہو امان و حمیدہ کو مژدہ رحمتِ کردگار ہے سہرا

کھینچ لائی شمیم ہر دل کو کس قدر خوشگوار ہے سہرا

عقد فرمانِ سرورِ دیں ہے اِذنِ پروردگار ہے سہرا

رنگِ طوبیٰ ہے پردۂ گل میں کیا بہشتی بہار ہے سہرا

بندشِ خوشگوار بلبل و گل دو دلوں کا قرار ہے سہرا

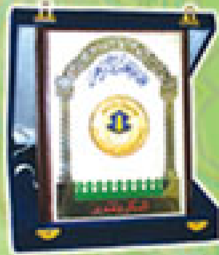
نور میں سب نہا گئی محفل نور کا آبشار ہے سہرا

سب لگاتے ہیں نعرۂ تحسین واہ کیا خوشگوار ہے سہرا

چاند ہے چہرۂ سعید، اختر

اور ستاروں کا ہار ہے سہرا

محفلِ انجم میں اختر دوسرا ملتا نہیں





مناقبِ تاج الشریعہ

ترتیب

محمد دانش احمد اختر القادری

جمعیتِ رضائے مصطفےٰ کراچی